دستور العمل مدرسین دیہاتی

واسطے معلمین و محصلین دیہات کے ازبس مفید و کار آمد ہے

حسب الحکم

جناب فیضمآب صاحب انسپکٹر بہادر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی

و صوبہ اودھ کے

سید محمد حسین صاحب

ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع پرتاب گڈھ نے

تالیف کیا

بار سوم

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں منطبع ہوا

سنہ ۱۸۸۳ع

دستور العمل مدرّسین ریاستی

تمہید

ہرگاہ کہ ہر ایک کام کے عمدہ طور سے انصرام پانے کے لیے قواعد اور ضابطہ کی پابندی کی ضرورت ہو لہٰذا اس واسطے آگاہی اور ہدایت اُن لوگون کے جو خدمت مدرّسی پر ملک اودھ مین مامور ہین یا آیندہ مقرر ہون یہ ہدایت نامہ مرتب کیا گیا۔

دفعہ ۱۔ مدرّسین پر فرض ہی کہ بموجب منشا اُس ہدایت نامہ کے کاربند ہون تاکہ عمدہ طور سے پورا پورا فرض اپنی خدمت کا ادا کرسکین جس سے نتیجہ اُنکے ملک کی بہتری اور اُنکی نیکنامی اور ترقی کا پیدا ہو مدرّسین کو یہ بھی واضح رہے کہ اپنے ملک مین علم اور شایستگی پھیلانے مین کوشش کرنا اور اپنے اہل وطن کی ہمدردی اُنکی تہذیب و اخلاق درست کرنے مین توجہ کرنا ہر فرد بشر پر فرض ہی جبکہ مدرّس اس کام کے واسطے اجرت پاکے بھی اپنے اس فرض کو نہ ادا کرین تو افسوس کا مقام ہی جسقدر زیادہ مدرّس اس ہدایت نامہ کی پابندی کرینگے اُسی قدر اور عمدگی کے ساتھ وہ اپنے کام کو انجام دے سکینگے پس اُنکو چاہیے کہ کوئی کام سر مو بھی یت نامہ کے ضابطہ سے گھٹنے اور بڑھنے نپاوے۔

دفعہ ۲۔ واضح ہو کہ مدرّسی کے کام کی دو شاخین ہین۔ ایک کام ذاتی۔ دوسرا انتظامی۔ ذاتی وہ کہ جسکا انصرام خاص مدرّس کی ذات سے تعلق رکھتا ہی یا ہر حالت مین

جسکا انجام دینا مدرس کے اختیار مین ہے - اور بالمشارکت وہ جسمین طلبہ اور مدرس دونون کی محنت شریک ہے - ان دونون کامون کے عمدہ طور سے انجام پانے پر مدرسے کی ترقی اور مدرس کی نیکنامی کا انحصار ہے - مگر ذاتی کام مین نقص واقع ہونے سے کسی حالت مین الزام سے مدرس کو مفر نہین اور یہ ضرور سمجھا جائیگا کہ اُسنے اپنے اختیاری کام کے پورا کرنے مین عمداً غفلت کی -

مدرس کے ذاتی کام کی تفصیل

دفعہ ۳ - مدرس کے ذاتی کام کی بھی دو قسمین ہین - اول متعلق بوضع واطوار مدرس دوم متعلق بہ انتظام مدرسہ

کام ذاتی مدرس متعلق بوضع واطوار

دفعہ ۴ - مدرس کو ضرور ہے کہ جس مقام پر وہ مقرر ہو وہان ایسی روش اختیار کرے کہ تمام لوگ اسکا چال چلن پسند کرین اور کسی شخص کو اسکی صحبت مین اپنے لڑکون کو رکھنے مین تامل نہو دوم دیہات کے لوگون مین عموماً پٹی داری یا اور خانگی وجوہات سے آپسمین نا اتفاقی رہتی ہے - لہذا مدرس کی اول کارگزاری یہ ہے کہ سب سے میل رکھے کسی ایک فریق کے ساتھ نہو جاوے ورنہ عام ترقی مدرسہ مین نہوگی جو لوگ اُسکے دوست ہین انہین کے لڑکے آوینگے - سوم مدرس کو ہرگز سرکاری نوکری کے گھمنڈ سے حکومت کا مزہ کالنے کا قصد نکرنا چاہیے - حکومت کا دباؤ بہ نفرت لوگ برداشت کرتے ہین بلکہ لوگون سے محبت اور میل ملاپ اور سلوک سے پیش آنے محبت کا دباؤ حکومت سے زیادہ ہوتا ہے اور جو کام اس سے نکلتا ہے اُس سے نہین ہو سکتا چہارم مدرس کو ہر ایک شخص کے دکھ درد کا شریک رہنا چاہیے گاؤن کے باشندون سے ہمدرد اور لڑکون سے بہ محبت پیش آنے اُسکا صرف یہی کام نہین ہے کہ لڑکون کو پڑھا دیا کرے بلکہ شایستگی کا پھیلانا اور اچھی باتون کی طرف لوگون کو رجوع کرنا اور اُنکے دلون مین ہی باتون سے جو سرکار کی طرف سے اُنکی بہتری کے واسطے تجویز اور شائع ہوتی ہین وحشت پیدا ہوتی ہے اُسکو دور کرنا یہ خاص کام مدرس کا ہے - مثلاً دیہات کی صفائی چیچک کے ٹیکے کا نفع اُنکو بتلانے اور ان باتون سے

جو وہ ڈرتے ہین اُنکو معقول دلیلون سے سمجھا کر اُنکی وحشت دور کرے۔ اور جب کبھی کوئی وبائی مرض دیہات مین پھیلے تو اُنکو علاج کی طرف آمادہ کرے بلکہ خود علاج کرنے کے ذریعے بہم پہونچانے اور اس عام غلطی کو جو دیہات کے لوگون کے دلون مین متمکن ہے کہ امراض وبائی مین علاج نکرنا چاہیے بلکہ ٹوٹکے اور جھاڑ پھونک سے اسکا تدارک بہتر ہے اُنکے دلون سے دور کرنا چاہیے۔ مدارس کے فوائد۔ تعلیم کا نفع اور ضرورت۔ سرکاری انتظام کی عمدگی اور بہتری نادان دیہاتیون کو بتلانا چاہیے۔ تاکہ علم کی اصلی قدر سے وہ واقف ہون اور رغبت سے وہ اپنے لڑکون کی تعلیم کی خواہش کرین کہ نوکری اور روٹی کمانے کی لالچ سے۔

دفعہ ۵۔ مدرس ایک ایسا سرکاری ملازم ہے جس سے غریب دیہاتیون کو بلا خوف یکجا رہنے اور بیٹھنے کا اتفاق ہوتا ہے اور ضلع کے ہر ایک گوشہ مین اُن لوگون نے کبھی کوئی ملازم سرکاری نہین دیکھا اُنکو کبھی اُسکے دیکھنے اور ملنے کا اتفاق ہوتا ہے پس ممکن ہے کہ اُسکی بڑی قدر عوام دیہاتی کرین اگر وہ بوقت اُنسے پیش آئے اور سرکاری انتظام کی خوبیون سے اُنھین مطلع کرتا رہے۔

دفعہ ۶۔ علاوہ نیک چلنی اور خوش اطواری کے مدرس کو اپنے جسم اور کپڑون کی صفائی کا بھی خیال رہے مدرسہ مین بے تہذیبی سے ننگے بیٹھنا یا دیگر ایسا اسی طرح بننا اپنی کم وقعتی کرنا ہے اُسکو اپنے کام پر ہمیشہ کپڑے پہن کے صفائی اور آراستگی سے بیٹھنا چاہیے جس طرح سے رہیگا وہی وضع اُسکے لڑکے اختیار کرینگے۔ مدرس کو دیہات مین ایک نمونہ شائستگی کا بننا چاہیے تاکہ لڑکے جو اُسکی صحبت مین رہتے ہین وہ اُسی کے قدم بقدم چلین اور اُنکا اُٹھان شائستگی کے ساتھ ہو۔

دفعہ ۷۔ مدرس کو چاہیے کہ اگر ممکن ہو دو چار معزز باشندون کو گاؤن کے راغب کرکے اُنکی ایک کمیٹی قرار دے اور اُنکے ذریعے سے اور مدد سے بہت سے کام نکالے اگر یہ لوگ مدرس کی محنت مدرسے کی ترقی لڑکون کی علمی قوت کا بڑھنا دیکھینگے تو خواہ مخواہ مدرسے کی عمدگی کی شہرت دینگے اور اس سے عام رغبت اور قدر مدرسے کی

پیدا ہوگی۔ ممکن ہے کہ اُن لوگون سے تھوڑا چندہ جمع کرا کے غریب طلبہ کے لیے مدرس کتابین بہم پہونچائے یا کوئی اخبار منگائے یا مکان کی مرمت وغیرہ مین مدد لے جن لوگون کی سفارش مدرس کریگا وہ بطور ممبر کے باضابطہ طور سے مقرر کیے جاوینگے اور پروانے اُنکے نام صدر کمیٹی سے بھیجے جاوینگے۔

دفعہ ۸۔ مدرس کو ضرور ہے کہ تعطیل مین خاص اُس ضلع مین اور قریب جوار کے دیہات کے اُن لوگون کے پاس جنکے لڑکے پڑھنے آتے ہین یا جنکے یہان سے لڑکون کے آنے کی امید ہے جایا کرے۔ اس سے دو فائدے ہین۔ اول یہ کہ لڑکون کی غیر حاضری کا سبب معلوم ہوگا حاضری زیادہ ہوگی اور نئے لڑکے آوینگے جسقدر تعلق و محبت و اُنست باہمی۔ اور دوسری مدرس مین زیادہ ہوگی اُسی قدر اُسکی قدر زیادہ ہوگی جسقدر اُسکی قدر زیادہ ہوگی اُسی قدر اُسکا مدرسہ رونق پکڑیگا۔

دفعہ ۹۔ (الف) ان سب باتون سے بڑھکر مدرس پر حاضر باشی فرض ہے کہ کوئی شے مدرسے کو اسقدر نہین برباد کرسکتی جسقدر غیر حاضری مدرس کی۔ غیر حاضر مدرس کی عزت طلبہ اور باشندگان کی نگاہ مین کم ہوتی رہتی ہے اور جہان مدرس کی غیر موجودگی مین لڑکے مدرسے مین جمع ہوے وہان طرح طرح کے فتور پیدا ہوجاتے ہین اور بہت جلد لوگ اپنے لڑکون کو مدرسہ جانے سے باز رکھتے ہین بلکہ خود لڑکے مدرسے سے متنفر ہوجاتے ہین علاوہ مدرس کی نگاہ طلبہ اور باشندگان دیہ سے خود بخود گرجاتی ہے اور ہر ایک سے اُسکو اپنے افشاء راز کے خوف سے دبنا پڑتا ہے اور رکنگے اور خدشے سے اُسکے دل کو ایک طرح کی ہر وقت بےچینی رہتی ہے۔

(ب) ہر ایک مدرس کو فرض ہے کہ اپنی استعداد علمی کو بڑھاتا رہے۔ استعداد علمی باعث وقار ہے اگر مدرس کو اُسی قدر استعداد علمی ہوگی جتنی اُسنے نارمل یا تحصیلی مدرسہ مین حاصل کی تھی یا جسقدر مدارس سرکاری مین طلبہ کو ہوتی ہے تو وہ طلبہ کو کیا حصہ علم کا اُس مین سے دے سکیگا۔ کیونکہ وہ خود کم مادہ اور محتاج ہے اور لڑکے اُسکا کیا دباؤ مانینگے اور لوگ اُسکا کیا وقار کرینگے مدرسین کو استعداد بڑھانے کا ذریعہ کتب خانہ اور اخبار بہت سہل الحصول ہے اُنکو ضرور ہے کہ کتب بینی کے عادی رہین اور مطالعہ کتب سے اپنی استعداد زیادہ کرین۔

جب کورس مین جدید کتابین درج یا مروج ہون تو مدرسین کو انکو خود دیکھ کے مستحضر کر لینا چاہیے کہ بخوبی انکو پڑھا سکین تاکہ لڑکے یہ نہ فخر کر سکین کہ مدرس صاحب بھی ہماری طرح اس کتاب مین کورے ہین اور بغیر دیکھے نہین جانتے ہم انسے کیا سیکھین۔

طلبہ کو بھی کتب خانہ کی کتب اور اخبار کے مطالعہ کا شائق اور عادی کرنا چاہیے۔
کتب بینی کا ایک ایسا خط ہے جو عادت سے پڑ جاتا ہے اور بغیر اسکے چین نہین پڑتا۔

کارروائی مدرس کا متعلق بہ انتظام مدرسہ

دفعہ ۱۔ جو کام کہ نیچے لکھے جاتے ہین انکا انجام دینا ہر حال مین باختیار مدرس ہے اور نہین سمجھا جاویگا کہ لڑکون کی بدشوقی۔ غیرحاضری۔ فصل کی خرابی وغیرہ کے عذر کو دخل نہین ہے جہان تک کام ٹھیک طور سے انجام نہ پاوینگے وہان بلا تامل سمجھا جاویگا کہ مدرس نے عمداً کام مین غفلت کی اور جبکہ اختیاری کام کو اسنے انجام نہین دیا تو کار بالمشارکت کے عمدہ ہونیکا عذر مجہول ٹھیلا اور عذر لنگ ہوگا وہ کام یہ ہین اول صفائی مکان و اسباب سرکاری وغیرہ۔ دوم صفائی و تکمیل بستہ و کتب استعمالی و نقشہ جات وغیرہ۔ تشریح ان دونون کامون کی درج ذیل ہے

دفعہ ۱۱۔ پہلے جس چیز پر نظر پڑتی ہے اور جس سے مدرس کی مستعدی کا اندازہ کیا جاتا ہے وہ صفائی ہے جہان مکان کی دیوارون مین دیمک۔ چھت مین جالے۔ زمین مین گڑھے۔ گرد مکان کے کوڑہ و کیچ مٹی و گندگی دیتی ہو وہان معائنہ کرنے والے کی نگاہ پڑتے ہی اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ مدرس نے بالکل لاپروائی کی اور ضرور تعلیم مین اسیطرح میلاپن ہوگا۔ پس مدرسین کو خیال رہے کہ صبح کو روز مدرسہ مین جھاڑو دیا کرے اور کوڑا دور پھینکا جایا کرے شام کو تختیان اور قلم دوات مناسب جگہ پر رکھوا دیا کرین اور فرش لپیٹ کے حفاظت سے رکھا جاوے۔ آٹھوین دن اتوار کو زمین مدرسہ کی لپائی جاوے اور فرش اور کتابین استعمالی اور نقشہ وغیرہ دھوپ مین ڈالکر کھنکھارے جاوین اور گرد وغیرہ انکی جھاڑ دیا کرے تاکہ اسباب نمی اور دیمک سے خراب نہو سال مین دو تین بار اسی قدر مرمت مکان کی جو ایک نفری مین ہو جاوے یعنی پوتائی دیوارون کی اور چھت کا جالا اور دیمک چھڑانا یا چھت پٹوا دینا یا کھپرا درست کر دینا یا اور اسطرح کے کام مدرس بلا اطلاع ڈپٹی انسپکٹر کے کرا لیا کرے اور خرچ اسکا فیس سے مجرا لیوے۔

دفعہ ۱۲- اسباب سرکاری مین تھوڑی سی مرمت کی ضرورت جسوقت واقع ہو فوراً اسکو
مدرس فیس سے دو آنہ تک کے صرف مین درست کرالیوے تھوڑی سی غفلت سے آیندہ کو زیادہ
نقصان ہوتا ہی مدرس کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ اسباب سرکاری مین بے احتیاطی سے اگر کسی قسم کا
نقص آئیگا تو اسکا جوابدہ وہ ہوگا اور اسکی درستی اسکی تنخواہ سے کرائی جائیگی۔

دفعہ ۱۳- جسوقت مکان یا اسباب مین زیادہ مرمت کی ضرورت لاحق ہو فوراً اطلاع اسکی
ڈپٹی انسپکٹر کو کرنا چاہیے اور تخمینہ مرمت کا رپورٹ کے ساتھ بھیجا جاوے اگر اس جگہ اسکی
مرمت کا انصرام ممکن نہو تو ڈپٹی انسپکٹر کو مطلع کرین۔

دفعہ ۱۴- ہر ایک مدرس کو رجسٹر اور نقشجات مندرجہ ذیل درست رکھنا ہونگے اور جسوقت
مدرسہ نیا جاری ہوگا یہ رجسٹر اسکو سررشتہ ڈپٹی انسپکٹر ضلع سے ملینگے انکو ہمیشہ وقت پر
درست اور مرتب رکھنا چاہیے۔ رجسٹر داخلخارج - رجسٹر حاضری - رجسٹر نقول احکامات و عرائض
نقشہ تقسیم اوقات - نقشہ اسباب سرکاری - فہرست طلباء خارج شدہ از دفعہ سوم و چہارم
یعنی اعلے دو درجون سے - فہرست قیمت کتب کورس - فہرست نام ممبران کمیٹی - فہرست تعطیلات -
فہرست کتب خانہ مدرسین - کتاب معائنہ۔

دفعہ ۱۵- عام خرابی یہ معلوم ہوتی ہی کہ مدرس بڑی بے احتیاطی سے رجسٹرون کی خانہ پری
کرتے ہین بلکہ کبھی کبھی دن رجسٹر نہین لکھتے۔ روز مرہ کی حاضری نہین جوڑتے مہینے کے اخیر مین حاضری و
غیر حاضری نہین جوڑتے جتنا مدرس سوچتا ہے کہ یہ بے حقیقت کام مین تساہل ہوتا ہو تو اسلیے مدرس کام کی [illegible]

دفعہ ۱۶- مدرس کو چاہیے کہ جب کوئی لڑکا نیا داخل ہو یا خارج کیا جاوے نام اسکا معہ تاریخ کے رجسٹر
داخلخارج مین درج کیا جاوے تب رجسٹر حاضری مین لکھا جاوے اسی طرح پہلے رجسٹر داخلخارج سے
خارج کیا جاوے تب رجسٹر حاضری سے نام نکالا جاوے اگر کوئی لڑکا دوبارہ داخل ہو تو اسکا نمبر سابق
خانہ اول مین لکھکے نیچے اسکے ایک لکیر کھینچکر اور اسکے نیچے نمبر سلسلہ وار اس رجسٹر کا لکھا جاوے
تاکہ دونون دفعون کی مدت تعلیم اس لڑکے کی معلوم ہوسکے۔

دفعہ ۱۷- یکم تاریخ ہر ماہ کی رجسٹر ماہواری پر نام صاف اور سلسلہ وار لکھے جائین نمبر
رجسٹر داخلخارج کے بہت صحت کے ساتھ اسمین درج ہون نمبر سلسلہ وار اور دفعہ وار بھی

ضرور لکھے جاوین تب حاضری اور غیر حاضری وغیرہ روزمرہ لکھی جائے ہر روز بلاناغہ میزان حاضری اور غیر حاضری وغیرہ کی نیچے کے خانون مین درج کردیا کرے اسمین کسی طرح غفلت اور تساہل نہو۔ جس روز مہینہ ختم ہو اسی دن مہینہ کی حاضری اور غیر حاضری جو ہر ایک کے ماہواری میزان کے خانون مین رکھی جائے اور انکا جوڑ علحدہ علحدہ میزان کل کے خانو نمین لکھا جاوے اگر میزان ماہواری اور روزمرہ دونون برابر آجاوین تو سمجھا جائے کہ رجسٹر درست ہے ورنہ غلط ہے۔ پس صحت اسکی کیجاوے اسی دن خانہ (کل ایام درس اندر سال) مین افزون حاضری طلبہ کا لکھا جائے۔ اور جن لڑکون کے نام خارج ہوے ہین اسکی وجہہ خانہ کیفیت مین لکھدی جائے۔ علاوہ اسکے اسی صفحہ مین رجسٹر کے نیچے جو سادی جگہ چھوڑی ہوئی اسمین چھہ خانہ بناکے ایک مین افزونی تعداد کل طلبہ داخل شدہ اندر سال۔ دوسرے مین تعداد کل طلبہ خارج شدہ اندر سال۔ تیسرے مین رقم کل فیس موصولہ اندر سال چوتھے مین تعداد کل طلبہ مندرج رجسٹر سالانہ۔ پانچوین مین تعداد ایام درس اندر سال۔ چھٹے مین اوسط حاضری یومیہ سالانہ لکھی جائے۔ سال کے اخیر مین یہی گوشوارہ گویا کہ نقشہ سالانہ ہوگا اسکی ایک نقل سررشتہ ڈپٹی انسپکٹری مین بھیجنا کافی ہے۔ فیس کا حساب بھی شروع ماہ مین۔ ۵ تاریخ تک فیس وصول کرکے فوراً لکھا جایا کرے رجسٹر کی نادرستی پر مدرس سے سخت جوابدہی ہوگی۔

دفعہ ۱۸۔ ایک رجسٹر نقول عرائض کا رہنا چاہیے اسپر ہر ایک حکم کی نقل جو مدرس کے پاس آوے۔ اور ہر ایک عرضی کی نقل جو مدرس بھیجے۔ فیس کا حساب جو سررشتہ ڈپٹی انسپکٹری مین جمع ہو یا مدرس خرچ کرے۔ درخواست کتب کی نقل اور حساب کتب خانہ کی کتابون کی آمد و رفت کی یادداشت۔ ہر ایک ہدایت کی نقل جو سررشتہ ڈپٹی انسپکٹری سے موصول ہو۔ نقشہ ماہواری کی نقل اور ہر ایک قسم کی تحریر علاوہ اسکے جو ہو لکھی جائے مدرس کی شکایت ہو کہ سررشتہ ڈپٹی انسپکٹری سے حساب غلط ہوا یا اسکی کسی رپورٹ کی تعمیل نہین ہوئی ملحوظ ہوگا تاوقتیکہ ثبوت مین اسکے کوئی یادداشت یا نقل اپنے ، کی کتاب نقول عرائض پر درج کی ہوئی پیش کرنے کے لیے تیار رکھتا ہوگا۔

اصطلاح حساب مین [illegible]

دفعہ ۱۹- علاوہ ان رجسٹرون کے مدرس کو ضرور ہی کہ نقشہ تقسیم اوقات مرتب کرکے مدرسہ مین آویزان رکھے تقسیم اوقات مین موافق ضرورت اور تعداد مدرسین کے حسب تجویز اپنی مدرس تغیر اور تبدیل کرسکتا ہی-

دفعہ ۲۰- ایک نقشہ سرکاری اسباب کا بھی مدرسہ مین آویزان رہے اسپر مثل- میز کرسی- فرش- کتب استعمالی وغیرہ کے جو اسباب کہ سررشتہ ڈپٹی انسپکٹری سے مدرس کے پاس پہونچے وہ فورا اسی تاریخ کو درج کرلیا جاسے اور جو اسباب شکست اور بیکے مصرف ہوجا اسکی یادداشت لکھے اور بوقت دورہ ڈپٹی انسپکٹر کو دکھا کے افسر مذکور کے دستخط کرلیے اور جب کسی اسباب کی درخواست کیجاسے تو درخواست مین اسی نقشہ کو دیکھکے تاریخ قبل از اسی اسباب کے وصول ہونے کی اور کیفیت اسکے ضائع یا خراب ہوجانے کی جسکی وجہ سے کہ وہ اسباب دوبارہ مطلوب ہوا لکھی جاسے- کوئی اسباب نہ ملیگا تاوقتیکہ مدرس اس اسباب کے خارج کردینے کی کیفیت ڈپٹی انسپکٹر سے بہنگام دورہ کے دستخط کرا لیویگا-

وقت خارج دینے کے دوسرے مدرس کو اسی فہرست کی ایک نقل سررشتہ ڈپٹی انسپکٹری مین بھیج دینا کافی ہی سررشتہ ڈپٹی انسپکٹری مین بھی ایک نقل اسکی رہیگی- اسباب مندرجہ ذیل حسب موقع اور ضرورت سررشتہ ڈپٹی انسپکٹر سے مدرسین کو ملیگا (۱) فرش (۲) کرسی (۳) میز (۴) تپائی برائے نائب وغیرہ (۵) صندوق (۶) نقشہ جات جغرافیہ (۷) رجسٹر حسب قسم کے (۸) کتب استعمالی (۹) نقشہ تجویز تعلیم وغیرہ (۱۰) آلات پیمایش وغیرہ (۱۱) تختہ سیاہ-

دفعہ ۲۱- ایک نقشہ اور مدرسہ مین آویزان رہے اسپر سالہاے گذشتہ مین جن لڑکون نے درجہ چہارم یا سوم سے یعنی اپر پرائمری صیغہ سے خارج ہوے ہون انکے نام لکھے جاوین تاکہ بآسانی معلوم ہوجاسے کہ کتنے لڑکون نے اس مدرسہ کے علم حاصل کیا اور مناسب مدت مین تعلیم ختم ہوئی یا نہین اور کسوجہ سے مدرسہ انھون نے چھوڑا اور اب کیا پیشہ کیا ہی- فہرست مہمان کیشی- فہرست قیمت کتب- اور فہرست تعطیلات ہرسال تقسیم ہوکے تیار یا مرتب کیجانی یا وہ سررشتہ ڈپٹی انسپکٹر سے ملینگی- یا خود مدرس لکھکے شروع سال مین انکو مدرسہ کے مکان مین آویزان کرے-

دفعہ ۲۲ - (الف) مہینہ کے شروع مین گذشتہ مہینے کا ایک نقشہ اور ۲۵ مارچ کو نقشہ سالانہ تیار کرکے سررشتہ ڈپٹی انسپکٹری مین بھیجنا چاہیے یہ نقشے قریب کے ڈاکخانے یا سررشتہ کے چپراسیون کے ذریعہ سے جسطرح آسانی ہو روانہ کیے جائینگے۔ نمونے ان سب رجسٹرون اور نقشون کے آخر مین ہدایت نامہ ہذا کے درج ہین۔

دفعہ ۲۲ - (ب) مدرس کو کتابین فروخت کے واسطے حسب درخواست جسکا نمونہ منسلک ہے سررشتہ ڈپٹی انسپکٹر سے مانگنی اور فی روپیہ ۲ر کمیشن فروخت پر مدرسین کو مجرا دیکے باقی قیمت انکی ماہ آیندہ کی تنخواہ سے مجرا ہوگی۔ مدرسین کو چاہیے کہ طلبہ کو کتاب خریدنے مین مستعدی کا عادی رکھین کیونکہ بغیر کتاب کے اول تو انکی تعلیم کا حرج ہوگا۔ دوسرے وہ ایک کی دیکھا دیکھی سبب سستی انکار ہی کرینگے اگر سررشتہ ڈپٹی انسپکٹر سے کتابون کے ملنے مین تساہل ہو تو مدرس بروقت دورے کے ڈپٹی انسپکٹر سے انکی اطلاع کرین مگر جبتک درخواست کتب کی نقل مع تاریخ کے کتاب نقل عرائض پر نہوگی تو مدرس کے بیان کی سماعت نہوگی۔

دفعہ ۲۳ - کتب استعمالی اور نقشے جو مدرسہ مین دیے جاتے ہین انکے استعمال اور حفاظت کا مدرس کو ضرور خیال رہے جلدین جسوقت اکھڑ جائین فوراً انکی مرمت کی درخواست ڈپٹی انسپکٹر سے کیجائے یا خود کرائی جائے اور حفاظت سے اگر یہ اسباب استعمال مین رہے تو بہت کم نقصان پیدا ہوگا۔

دفعہ ۲۴ - اخبار سررشتہ تعلیم کی سالانہ جلدین تیار کرالیا کرین فیس سے قیمت انکی مدرس کو دینا چاہیے سبب بے احتیاطی سے اخبار مثل ردی اور کوڑے کے مدرسہ مین پھینک دیے جائین۔

کار بالمشارکت کا بیان

دفعہ ۲۵ - اب مدرس کے ذاتی کام کے مختصر بیان کے بعد کار بالمشارکت کی تفصیل درج ذیل ہے - اسکی بھی دو قسمین ہین - اول درستی دفعہ بندی و اسباب تحصیل علوم وغیرہ دوم طریقۂ تعلیم۔

دفعہ بندی

دفعہ ۲۶ - دفعہ بندی کی درستی اصل اصول مدرسی کے کام کا ہے ابتدا ہی سے مدرس کو اسکی درستی کی طرف چاہیے۔ جب مدرسہ نیا جاری ہو تو اٹھارہ برس کے سن تک کے لڑکون کو جو پڑھنا

چاہین داخل کر لینا چاہیے لیکن بعد دو برس کے پھر پانچ برس سے کم اور چودہ برس سے زیادہ عمر کا لڑکا دو آخر کے درجون مین بہت احتیاط سے یا ہرگز نہ بھرتی کیا جاوے زیادہ عمر کے لڑکون کو مستقل شوق نہین ہو سکتا ہے اور انکی غیر حاضری وغیرہ سے اور لڑکون کے دل پر اثر بد پیدا ہوتا ہے

دفعہ ۲۱- دفعہ بندی ہمیشہ بلحاظ حساب کے کیجاوے نہ بلحاظ کتب درسی کے ممکن ہے کہ مکاتب دیسی کے پڑھے ہوے لڑکے براے نام کتابین فارسی وغیرہ کی تمام کیے ہوے ہون لیکن انکو اعلے درجہ مین داخل کرکے حساب اور علوم مروجہ مدارس اس درجہ کا سکھانا غیر ممکن ہے لہذا حساب کے لحاظ سے دفعہ بندی کیجاوے -

دفعہ ۲۲- تھوڑے تھوڑے لڑکون کی دفعہ بندی کسی حالت مین نکرنا چاہیے جسقدر تعداد درجون کی زیادہ ہوگی اسی قدر مدرس کا وقت بٹیگا سواے آخر کے ایک درجہ کے اور درجون مین کسی حالت مین تفریق اچھا نہین ہے تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جسقدر درجہ بندی درست اور باقاعدہ ہوگی اسی قدر کام مین آسانی اور لڑکون کو شوق تحصیل علم کا زیادہ ہوگا جب دفعہ بندی کیجاوے فورًا انکے اور پاس کے لڑکے ہمسبق کر دیے جائین -

دفعہ ۲۳- جو مدرسہ کہ دو تین برس سے جاری ہو وہان مناسب عمر کے لڑکے ہر ایک درجہ مین ہونا چاہیے چھوٹے درجون مین بڑی عمر کے لڑکے دیکھنے سے ضرور گمان ہو سکتا ہے کہ یا تو ان لڑکون کی تعلیم نہین ہوتی یا فقط دکھلانے کے لیے آج بٹھلا دیے گئے ہین یا اوپر کے درجون کے بدشوق لڑکے دھوکا دینے کی غرض سے اب اسمین شمار کیے جاتے ہین علاوہ ان سب باتون کے بڑے لڑکے عیب اور داؤپیچ بہی جانتے انکی دیکھا دیکھی انکے درجہ کے چھوٹے لڑکے شریر ہوتے ہین - اعلے درجون مین زیادہ عمر کے لڑکے جب بہت دن تک داخل رہتے ہین تو انکو شوق باقی نہین رہتا ہے اور وہ بہت بے دلی اور بڑی کوشش سے کسی کسی دن مدرسہ مین آجاتے ہین انکی دیکھا دیکھی اور لڑکون کو بھی بیدلی ہوتی ہے - لہذا کارگزار مدرس کو ہمیشہ اس بات کا خیال رہتا ہے کہ آخر کے درجون مین نئے اور کم عمر کے لڑکے ہمیشہ بھرتی ہوتے رہین اور مناسب مدت مین انکی ترقی ہوتی رہے - اور اعلے درجہ مین پہونچکر انکے نام خارج ہوتے جائین - جسقدر اس ضابطہ کی پابندی

زیادہ ہوگی اُسی قدر لوگون کو مدرسہ کی قدر ہوگی کیونکہ لوگ سمجھینگے کہ تعلیم ایک مدت معین مین ختم ہوجاتی ہے بڑی غلطی مدرسون کی ہے کہ نام خارج کرتے ہوے لڑکون کا ڈرتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ اُنکے نکلجانے سے مدرسہ مین کمی طلبہ کی ہوگی اُنکو یاد رہے کہ جسقدر لڑکے جلد جلد اعلے درجہ سے خارج ہونگے اُسی قدر زیادہ داخل ہوتے جائینگے۔ علاوہ اسکے بیس لڑکون کی حاضر باشی اور شوق سے پڑھنا پچاس نام رجسٹر مین لکھنے سے بہتر ہے۔

دفعہ ہذا بہی کارگی مدرس کی لیاقت کی دلیل ہے۔

دفعہ ۳۳۔ ہر روز ترتیب سے دفعہ وار لڑکون کو قرینہ کے ساتھ مدرسہ مین بٹھانا چاہیے۔

درستی اسباب تحصیل علم

دفعہ ۳۴۔ بعد درستی نشست طلبہ کے مدرس کا کام یہ ہے کہ بغور دیکھ لے کہ سب لڑکون کے پاس اسباب تحصیل علم یعنے کتابین دفعہ کی تختی اور قلم دوات سلیٹ اور کاپیان موجود ہین سب سے زیادہ ضرورت تختی اور قلم دوات کی ہے کسی درجہ مین اگر کوئی لڑکا بغیر اسکے موجود ہوگا تو وہ ضرور اپنا وقت خراب کریگا۔ کوئی لڑکا خواہ کسی درجہ کا ہو مدرسہ مین داخل ہی نہ کیا جائے جب تک اُسکے پاس تختی اور قلم دوات درست نہو اور روز جب وہ مدرسہ مین آئے تو پہلے مدرس کو یہ دیکھ لینا چاہیے کہ اُسکی قلم اور دوات اور تختی تیار ہے کہ نہین ہرگز اُسکو کام شروع کرنے کی اجازت نہ دیجائے جب تک وہ ان چیزون کو تیار نکرے خواہ اُسوقت لکھنے کا وقت ہو یا نہو۔ جو مدرس کہ کتاب سے لڑکون کی تعلیم شروع کرتے ہین وہ بڑی غلطی کرتے ہین۔ ہمیشہ حروف مفرد اور مرکبات اور گنتی تختی یا سیاہ تختے کے ذریعے سے سکھانا چاہیے۔

دفعہ ۳۵۔ دفعہ کی کتابون کا بھی ہر ایک لڑکے کے پاس موجود ہونا ضرور ہے مدرس کو ضرور ہے کہ لڑکون کو کتاب خریدنے کی ترغیب دے مگر فرض ہے کہ کتاب نہونے کی وجہ سے اُنکا نقصان پڑھنے کا روا نہ رکھے بلکہ جو لوگ غریب ہین اور وہ کتاب نہین خرید سکتے وہ ایک کاپی سادی تیار رکھین اور اُسپر روز مرہ سبق لکھ لیا کرین اسمین سبق بھی اُنکو زیادہ یاد ہوگا لکھنے کی بھی مشق ہوگی اور حرج بھی نہوگا۔

دفعہ ۳۳۔ بہت بہتر ہے کہ دفعہ پنجم تک کے یعنی لوور پرائمری جماعت کے لڑکے تختی پر بجائے روشنائی کے کھریا یا چھوٹی مٹی دوات مین ڈالکر قلم سے لکھین اسمین اول تو ہاتھ اور کپڑے لڑکون کے میلے اور خراب نہین ہوتے دوسرے حساب لگانے مین جلد مٹانے کی ضرورت پڑتی ہے تو روشنائی کے لکھے ہوے حروف مٹ نہین سکتے دوسرے کھریا مین سیاہی سے روانی زیادہ ہوتی ہے اور لڑکون کا ہاتھ خوب چلتا ہے اگر سلیٹ اور پنسل نہو تو ضرور ہے کہ کھریا یا چھوٹی مٹی کا قلم یعنی بتی بنا کے اسی سے لڑکے حساب لکھا کرین اسمین قیمت کم ہوتی ہے اور وقت بہت بچتا ہے۔ مگر خوب تاکید رہے کہ املا نویسی مین لڑکے سوا قلم کے بتی سے ہرگز نہ لکھین اسی طرح سلیٹ پنسل سے املا لکھنا درست ہے۔

دفعہ ۳۴۔ جب دفعہ بندی درست اور اسباب تحصیل علم مہیا اور درست ہو جائے تو مدرس کو ایک نظر یہ بھی دیکھ لینا چاہیے کہ لڑکون کے ہاتھ منھ اور کپڑے صاف ہین اگر ایسا نہو تو پہلے انکو حکم دیا جائے کہ ہاتھ منھ دھو کے صاف کر آئین اگر کپڑے میلے ہون تو انکے دھلانے کی ترغیب دیجائے۔ صفائی کے قواعد بتائے جائین۔ بعد اسکے تعلیم شروع کیجائے۔

دفعہ ۳۵۔ جسطرح کہ ڈپٹی انسپکٹر امتحان لیتے ہین اسی طریقہ سے روزمرہ تعلیم ہونا چاہیے اگر اسکا لحاظ نہ رہیگا تو کبھی لڑکے مستعد اور چست نہ ہونگے اکثر مدرسون کا قاعدہ ہے کہ روزمرہ کی تعلیم مین دفعہ بندی اور ضابطہ کا مطلق خیال نہین رکھتے بلکہ مکتب کی طرح دو دو چار چار لڑکے علحدہ علحدہ اور اپنے پاس بلا کر پڑھایا کرتے ہین ایسی صورت مین نہ تو لڑکون کو برابر حاضر باشی کا شوق رہتا ہے اور نہ وہ چست و چالاک ہوتے ہین۔

دفعہ ۳۶۔ کمال نگرانی اور تاکید اس بات کی رہے کہ لڑکون مین دوسرے کی تختی دیکھنے کی اور پوچھنے کی عادت نہ پڑنے پاوے یہ ایک ایسا نقص ہے کہ جہان لڑکون مین پڑ جاتا ہے پھر انکو کسی طرح اپنی سمجھ اور استعداد پر بھروسہ نہین ہوتا ہے اور ایک کی غلطی سے دفعۃً سبکے جوابات غلط ہو جاتے ہین اگر سب اپنی اپنی استعداد اور ذہنی طاقت جواب دینے مین عمل مین لائین تو ممکن ہے کہ دو چار جواب صحیح ہون۔

دفعہ ۳۷۔ جبر کے سکھانے مین محنت زیادہ درکار ہے اسکے لیے زیادہ وقت

دینا چاہیے مثلاً لکھنا اور حساب پر زیادہ سکھانا چاہیے بہ نسبت پڑھنے کے خوب تجربہ اسکا ہوا ہے کہ جو مدرس کاہل اور کم محنتی ہیں وہ اپنا الزام اتارنے کی غرض سے کہ لڑکون کے ماں باپ یہ نہ کہیں کہ لڑکا مدرسہ میں کچھ نہیں سیکھتا سبق کتاب کا روز مرہ پڑھاتے چلے جاتے ہیں اور بعد اسکے لڑکون کو چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ دن بھر اسے رٹا کرین ایسی صورت مین صرف یہی نقص نہیں ہے کہ وہ مشکل چیز یعنی حساب وغیرہ نہیں سیکھتے بلکہ یہ بھی خرابی پیدا ہوتی ہے کہ مدرسہ مین شور و غل رہتا ہے اور لڑکے ایک ہی چیز کو رٹتے رٹتے اکتا کے بدشوق ہو جاتے ہین۔

دفعہ ۳۳۔ جہان درجے زیادہ اور مدرس کم ہین وہان تعلیم کا ایسا انتظام کرنا چاہیے کہ کسی وقت کسی درجہ کے لڑکے بیکار نہ بیٹھنے پاوین جب مدرس ایک درجہ کی تعلیم مین مشغول ہو تو دوسرے درجہ کے لڑکون کو کوئی کام دینا چاہیے کہ جسمین وہ از خود مصروف رہین۔

مثلاً اگر دفعہ سوم کو مدرس سکھا رہا ہو تو دفعہ چہارم کے لڑکون کو کہدے کہ قصہ کا مسودہ لکھین۔ اور دفعہ پنجم کے لڑکے خوشخطی کی مشق کرین۔ اور دفعہ ششم کے لڑکون کے لیے حساب یا نقشین سیاہ تختے پر لکھدے کہ وہ اسے لکھین یا یاد کرین دفعہ ہفتم کے لڑکون کو حرف اور گنتی پہاڑا لکھنے مین مصروف کر دے۔

دفعہ ۳۴۔ (الف) یہ بھی خیال رہے کہ جب ایک دفعہ کے لڑکے پڑھتے ہون تو اور درجون کو ایسا کام دیا جاوے کہ جو چپ چاپ ہو سکتا ہو تجربہ سے خوب اسکی تصدیق ہوئی ہے کہ جب لڑکے دو چار بے شغل رہتے ہین تو بدشوق ہونے لگتے ہین بڑی کار گزاری مدرس کی یہ ہے کہ لڑکے کسی حالت مین بیکار نہ بیٹھین ایسی صورت مین اول تو آپس مین باتین کرکے اپنا وقت ضائع کرینگے اور دوسرے کا دھیان بٹائینگے دوسرے مدرسہ مین شور و غل ہوگا۔ تیسرے چند روز مین بدشوق ہو کے مدرسہ چھوڑ دینگے خاصہ طبیعت ہے کہ بے شغلی سے دل اچاٹ ہوتا ہے اور نئی بات کے حاصل کرنے مین رغبت ہوتی ہے اور دل رجوع ہوتا ہے۔ پس اگر لڑکے بیکار نہ بٹھائے جاوین اور انکو نئی نئی باتین سکھائی جاوین تو ضرور مدرسہ مین حاضری انکو ناگوار نہوگی۔

دفعہ ۳۴۔ (ب) مدرس کو ہدایات مجاریہ صاحب انسپکٹر بہادر بلاک اوده مندرجہ نقشہ

تجویز تعلیم مطبوعہ کی تعمیل بہت پابندی سے اور بلا کم و کاست کرنا واجب ہے۔ مزید احتیاط کے واسطے نقل اُن ہدایتون کی درج ذیل ہے۔

(۱) ساتوین دفعہ کے لڑکے جب ششم مین پڑھنے کے لائق ہون اسیوقت چڑھا دیے جاوین اُنکے چڑھانے کے لیے کوئی خاص وقت کا لحاظ ضرور نہین۔

(۲) دفعہ ساتوین کو چھوڑکر اور دفعون کے لڑکے صرف ایک مرتبہ سال مین دفعات اعلےٰ مین چڑھائے جاوین یعنی ماہ دسمبر مین قبل تعطیل بڑے دن کے۔

(۳) جب تک کسی لڑکے کے پاس اُس دفعہ کی کُل کتابین و سامان مہیا نہو کہ جس دفعہ مین وہ چڑھایا جائیگا تب تک وہ لڑکا ہرگز اُس دفعہ مین نہ چڑھایا جائے (یا وہ سبق نقل کاپی پر کر لیا کرے)

(۴) کوئی لڑکا دفعہ اعلےٰ مین نہ ترقی پاوے جب تک کہ وہ اپنی دفعہ کا حساب و لکھنا و پڑھنا اسقدر کہ وہ قابل ترقی دفعہ اعلےٰ سمجھا جاوے اچھی طرح نہ سیکھ لے۔

(۵) کوئی لڑکا مدرسہ مین بھرتی نکیا جاوے جب تک اُسکے پاس تختی اور دوات اور جس دفعہ مین وہ بھرتی ہوگا اُس دفعہ کی کتابین مہیا نرکھتا ہو۔

(۶) لکھنا سیکھنے مین صرف قلم و تختی کا استعمال ہونا چاہیئے۔

(۷) ہر روز ایک گھنٹہ لکھنے کی تعلیم ہونی چاہیئے۔

(۸) جغرافیہ کتاب سے بزبان ہرگز نہ یاد کرایا جاوے بلکہ وقتاً فوقتاً نقشہ ہی سے مضمون کتاب لڑکون کو بخوبی سمجھا دیا جاوے۔

(۹) علم حساب کے تعلیم دینے مین لڑکون کو جواب نکالنے کے لیے زیادہ تر مختصر اور آسان عمل اور قاعدے ضرور بتلائے اور سکھلائے جاوین۔

(۱۰) ایک دفعہ کے لڑکے دوسری دفعہ کے لڑکون سے نہ ملنے پاوین۔

دفعہ ۳۹ - (ج) بموجب سرکلر نمبری ۲۴۷/۴۵ مورخہ ۶ جنوری ۱۸۸۱ عیسوی جناب صاحب انسپکٹر بہادر مدارس ملک اودھ مندرجہ اخبار سررشتہ تعلیم خالص کیتھی کی تعلیم کسی لڑکے کو نہ یجائیگی تا گری پڑھنے کی بھی اُسے مہارت بخوبی ہونا چاہیے اور کیتھی اگر پڑھائی جائے تو دیسی پاٹھشالہ کے طریقے سے اسکی تعلیم نہو بلکہ مصنفہ شدہ کیتھی کی کتابین برن مالا وغیرہ تیار ہوئی ہین وہ

پڑھائی جاوین اور کھیتی کی تعلیم مین ہدایات مندرجہ کیتھی برون بالا کا لحاظ رہے۔

باشندگان دیہ اور طلبہ کے دلون مین شوق تحصیل علم کے پیدا کرنے کی تدابیر

دفعہ ۴۰۔ یہ بات بخوبی ثابت ہو چکی ہے کہ دیہات مین دس فیصدی لوگ شاید ایسے ہونگے جنکو بالطبع شوق یا ضرورت اپنے لڑکون کے پڑھانے کی ہے اور لوگون کو نہ ضرورت ہے نہ شوق اور نہ سمجھ ہے لیس ایسے لوگ جبھی اپنے لڑکون کو اپنے کام سے علیحدہ کرکے مدرسہ مین جانے دینگے کہ جب انکو کچھ فایدہ معلوم ہوگا لہذا مدرس پر فرض ہے کہ تعلیم کا فائدہ اس لڑکے کے وارث پر ثابت کرے اور اسکو وہ چیز سکھانے مین زیادہ کوشش کرے جسکی قدر اسکا وارث جانتا ہے یا اسکے بکار آمد ہو شلا بڑی غلطی وہ مدرس کرتے ہین جو بنیے کے لڑکون کو بغیر کسی خاص خواہش کے اردو فارسی پڑھاتے ہین اگر بالفرض وہ علم پڑھ بھی جاوے تو گویا بجاے درست کرنے کے اسکو خراب کرتا ہے کیونکہ اب وہ بیل لادنے کو ہرگز پسند نکریگا اور کسی طرح کی مدد اسکے وارث کو اس سے نملیگی سوا اسکے کہ وہ اپنی خوش قسمتی سے نوکری کرکے کچھ کمانے یا نکماکے اور مجبور ہوکے پھر بیل لادے اور کسی طرح بکار آمد نہین ہوسکتا اور اگر اسی لڑکے کو تھوڑے دن مین کسی قدر ہندی اور ضروری قاعدے حساب لگانیکے سکھلا دیے جاوین تو اگر وہ مدرسہ کی تعلیم ختم بھی نکرتا تو بھی اپنے پیشے کی ضرورت رفع کرسکتا تھا اور بہت دن تک اپنے کار خانگی سے علیحدہ نرہتا یہ دیکھکے ضرور تھا کہ اور لوگ بھی اسکی قوم کے سنت کی تعلیم جو گروکے پاٹ شالہ سے بہت اچھی ہے مدرسہ مین دلاتے اور کبھی گروکو جو مہرا ہواری دینا نہ گوارا کرتے اسی طرح کاشتکارون کے لڑکون کو مسودہ نویسی اور خوشخطی کا جلد عادی نکرنا گویا انکو مدرسہ سے متنفر کرنا ہے۔ کاشتکارون کے لڑکون کو رسید۔ پٹہ قبولیت۔ کھیت کی پیمایش۔ لگان۔ اور بیبار کے سود وغیرہ کے حساب مین مشاق نکرنا گویا کہ انکا وقت ضایع کرنا ہے۔

دفعہ ۴۱۔ اس دفعہ کا یہ مطلب نہ خیال کیا جاے کہ ہر قوم اور پیشہ کے لڑکون کو علیحدہ علیحدہ موافق انکی خواہش اور ضروریات کے تعلیم ہو نہین زمانہ تعلیم مین خلاف دفعہ بندی کے کوئی بات نہ کیجاے مگر یہ خیال البتہ رہے کہ جس بات کی اس لڑکے کو ضرورت معلوم ہو

یا اُسکے بکار آمد ہو اُس پیشہ مین وہ لڑکا خاص کر مشتاق ہو جاوے۔ ممکن ہی کہ دوران
تعلیم مین یا بعد ازان اُسکو اُس خاص چیز کی تحصیل کی طرف رغبت دلائی جاوے۔ اور
اُس خاص چیز مین اُس سے زیادہ محنت لیجاوے۔ قوم اور پیشہ کے اختلاف سے ایک طرح کی
عام تعلیم سبکو دینا کسی طرح مفید اور بکار آمد نہین ہو سکتی۔

دفعہ ۴۳۔ خلاصہ یہ کہ جب لڑکا مدرسہ مین داخل ہو تو پہلے اُسکی ضرورت اور حاجت کا
لحاظ کرکے اُسکی تعلیم شروع کرنا چاہیے۔ بڑی غلطی مدرسون مین یہ ہی کہ وہ عموماً طلبہ کو نوکری
کرنے کے قابل بناتے ہین۔ نہین۔ اُنکو اپنے پیشے کے اچھی طرح انجام دینے کے قابل
بنائین۔ جس چیز کی کہ طلبہ کے ورثا کو ضرورت ہی اگر اُسی چیز مین مشتاق ہونگے تو ضرور لوگ
مدرسہ کی قدر کرینگے اور اُنکو اپنے لڑکون کو مدرسہ مین بھیجنے کا شوق ہوگا۔

دفعہ ۴۴۔ خوب تجربہ اسکا ہوا ہی کہ ورثا کا شوق لڑکون کے پڑھنے کے لیے بکار آمد نہین ہی
بلکہ بعض صورتون مین لڑکون کا شوق اُنکے ورثا کی بدشوقی پر غالب آجاتا ہی لہذا ضرور ہی
کہ لڑکون کو شوقین بنانا چاہیے۔ اُسکی تدبیرین یہ ہین اور خوب آزمائی ہوئی ہین
اسمین فرق نہین ہی۔

دفعہ ۴۵۔ علم بطور کھیل اور قصہ اور کہانی کے سکھلانا ظاہر ہی کہ لڑکون کی طبیعت
کھیل کود کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہی اور کھیل کود مین اکثر یا تو ہمچشمون سے سبقت حاصل
کرنے کے فخر کا مزا جیسے گولیان اور گنجفہ کا کھیل ہی یا قصہ کہانی کا اور یا غور و فکر کے صحیح نتیجہ
نکال لینے کا جیسے چیستان اور پہیلیان بوجھنا پس ظاہر ہی کہ مدارس کی تعلیم مین یہ سب
باتین پیدا ہو سکتی ہین۔ مثلاً دفعہ بارہ کے سبب لڑکون کو ترتیب اور قاعدے سے
کھڑا کرنا اور نمبروار سوال کرنا اور جو بتاوے اُسکو اعلے درجہ دینا اسمین اور کسی
کھیل کی بازی جیتنے مین کچھ فرق نہین ہی کتب درسی اور تاریخ کے سبق کو مثل
قصے کے اُنھین سنانا اور اُنسے کہلوانا بیشک کہانی کہنے اور سننے کے برابر حظ دیگا
حساب کا جواب نکالنا چیستان اور پہیلی بوجھنے سے کم نہین ہی۔ بشرطیکہ یہ سب باتین
ہنسی خوشی لڑکون سے کرائی جاتی ہین۔ لیکن اگر مصری کا شربت دوا کے نام سے اُنکو دیا جاوے

تو بیشک اُسکے پڑھنے مین وہ شہر ضرور بنائینگے اور رغبت بہت کم کرینگے۔

دفعہ ۴۵- طلبہ کو ترغیب دینا چاہیے کہ آپس مین بھی سوال اور جواب پوچھتے رہین اس سے اُنکا علم تازہ رہیگا اور شوق لیاقت آزمائی کا پیدا ہوگا۔

دفعہ ۴۶- باینہمہ اگر ایک مدت تک یہی طریقہ جاری رکھا جائے تو بھی لڑکون کا دل سیر ہو جائیگا اور اس درجہ پڑھنے اور گھٹنے کا اور حساب اور تاریخ کی پہیلی اور کہانیون کا مزا پھیکا پڑ جائیگا سبب یہ ہے کہ انسان کی طبیعت نئی چیز پر زیادہ متوجہ اور راغب ہوتی ہے۔ پس ضرور ہے کہ نئے نئے شغل بھی اُنکے دل لگنے کے لیے پیدا کیے جائین کبھی ورزش اور دوڑ دھوپ کی محنت اُنسے لیجائے کبھی چمن بندی اور کاشتکاری کی ریاضت مین وہ شریک کیے جائین اسلیے ضرور ہے کہ مدرسہ کے احاطہ مین یا گرد پیش مدرسہ کے کسی جگہہ مین چمن بندی کیجائے اس سے تفریح اور کبھی کبھی لڑکون کا شغل دونون فائدے حاصل ہونگے۔ علاوہ ان باتون کے مہینہ مین ایک آدھ بار طلبہ کو جمع کرکے کوئی مضمون اخلاقی یا تاریخی یا علمی سنایا جائے۔ یا کبھی اُنسے کسی مضمون کو گھر سے لکھ لانے کی فرمایش کیجائے۔ اور اُسکو سُنکے مناسب داد اُسکی مدرس کو دینا چاہیے۔ کبھی کبھی سبق یاد کرنے کی تھکن اخبار وغیرہ کے مطالعہ سے دور کیجائے۔ اس صورت کی تعلیم سے لڑکون کو مدرسہ قید خانہ نہ معلوم ہوگا بلکہ کھیل کود کی جگہہ وہ اُسکو خیال کرکے بخوشی اور بشوق حاضر ہونگے۔

دفعہ ۴۷- جو مدرس کہ سزا اور سختی سے لڑکون کو پڑھانا چاہتے ہین وہ گویا اپنے مدرسہ کی جڑ کھودتے ہین خیال کرنا چاہیے کہ بہ جبر کسی کام کا کرانا اچھا ہے۔ یا بخوشی سزاے جسمانی سے علاوہ وحشت اور نفرت کے اخلاقی برائیان بہت سی پیدا ہوتی ہین تحصیل علم کی تاکید کے لیے تدابیر متذکرۂ بالا اور خراب عادتون کے دور کرنے کے لیے دلسوزی سے نصیحت اور آپس کی حیا اور دل سے اُتر جانے کا خوف سزا سے زیادہ مؤثر ہے۔

دفعہ ۴۸- بعد ان سب امور متذکرۂ بالا کے خیال اور درستی کے حسب ہدایت ذیل تعلیم دینا چاہیے۔

پڑھانے کا طریقہ

دفعہ ۴۳ - کتاب درسی یا سبق خواہ نظم ہو یا نثر مدرس کو اس طرح پڑھانا چاہیے کہ پہلے سب لڑکون کو متوجہ کرے بعد اسکے جس قدر سبق دینا ہو اُسے صاف اور اچھے لہجہ سے آپ خود پڑھ کر سنا دے پھر اسی طرح تھوڑا تھوڑا اُنسے پڑھوا وے اور لفظون کے معنی پوچھتا جائے - یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ اُردو اور ہندی جو کہ لڑکون کی زبان ہے اسکے سب لفظون کے معنی اُنکو معلوم ہونگے بلکہ صدہا لفظین ایسی ہر ایک کتاب مین آوینگی جنکے معنی سے وہ بالکل ناواقف ہونگے لہذا سبق پڑھانے کے زمانہ مین ہر ہر لفظ کے معنی پوچھنا اور بتانا چاہیے - یا اسکے معنی اُن الفاظ مین بتائے جو لڑکون کی روزمرہ بولی مین مستعمل ہون ایک لفظ کی جگہ پر جسکے معنی لڑکے نہ جانتے ہون دوسری لفظ اسی طرح کی بتا دینے مین گویا دوہرا بوجھ لڑکون پر ڈالنا ہے ایک اُس اصلی لفظ کو یاد کرانا دوسرے اُس معنی کے لفظ کو یاد کرانا اور بے فائدہ اُس سے کچھ بھی نہو اُس لڑکے کو مطلب اسکا کچھ بھی نہ معلوم ہوا اگر لفظ سے مطلب پڑھنے والے کی سمجھ مین نہ آئے تو اسکی صراحت مختصر بیان سے خواہ کسی مثال سے یا اشارہ سے کر دے کہ جس سے لڑکے اُس لفظ کا مطلب سمجھ جائین اور جہانتک ممکن ہو الفاظ کی نشست کی خوبی اسکے دوسرے ہم معنی الفاظ سے اسکا فرق یا جو لفظین لڑکے جانتے ہون اُنکے مرادف معنی بتانا چاہیے -

سبق پڑھانے مین اسکا خیال رہے کہ لفظون کی صحت اور خوبی مطلب کی عمدگی اور اسکا فائدہ اُنکے ذہن مین جم جائے - واقعات اور تاریخ کے متعلق اگر کوئی ذکر آ جائے تو اسکا بیان صراحت کر دینا چاہیے اسی طرح لڑکون کو واقعات متعلقہ خوب یاد ہو جائینگے - ملک و شہر و دریا و پہاڑ وغیرہ کے اگر نام آ جائین تو نقشہ پر اُن مقامات کو دکھا دیا کرے اس طرح بذیل فہم مین خوبی ہوگی قواعد زبان کے متعلق صرفی اور نحوی سوالات جن درجون مین کہ قواعد زبان سکھائے جاتے ہون اُنسے کرنا چاہیے صیغہ گردان اور ترکیب ضرور پوچھنا چاہیے بہت خیال رہے کہ لڑکے ہر سبق کے وقت اپنی اپنی کتابون پر خوب نظر اور توجہ جمائے رہین - جہان پڑھتے ایک لڑکا چھوڑے وہ دوسرا اُسی جگہ سے شروع کرے تا لفظ کی صحت کی

طرف مدرسین کو بالکل توجہ نہیں ہوتی یہ اتنا بڑا نقص ہے کہ جس سے تمام پڑھنے کی خوبی زائل
ہوجاتی ہے تلفظ کی درستی کا خیال سب سے اول ضروری ہے۔
گا کے اور ہل کے پڑھنے کی عادت بہت بدنما ہے فقرے الگ الگ صاف صاف جس طرح
باتیں کرتے ہیں پڑھنا چاہیے آواز ملائم اور نرم ہو جہاں فقرے ختم ہوں وہاں لڑکوں کو سانس لینے کی
عادت ڈالی جائے کتاب کی عبارت صاف پڑھنا بغیر سمجھے ایسا ہے گویا کچھ بھی نہیں پڑھا
پہلے اسکا خیال رہے کہ مطلب اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے تب انکے پڑھا دیا جاسکے۔

املا نویسی کا طریقہ

دفعہ ۵ - چونکہ لکھنا پڑھنے سے مشکل ہے کیونکہ اسکے واسطے رہنمائی کو کتاب سامنے
موجود رہتی ہے اور لکھنے میں ایک ایک لفظ اور نقطہ دل سے سوچ کے لکھنا پڑتا ہے اسلئے
لکھانے میں زیادہ تر محنت پڑھنے سے لینا چاہیے اگر ایک گھنٹہ پڑھنا ہو تو دو گھنٹہ لکھنا
زیادہ کتابی علم رکھنے والے لوگ ان کم علم لوگوں سے جو لکھنے میں مشاق ہیں روزمرہ کے
کاروبار میں سبقت نہیں حاصل کر سکتے ہر طرح کے معاملات میں لکھنے ہی کا کام پڑتا ہے اور
پڑھنے کا بہت کم لہذا ضرور ہے کہ لکھنے میں لڑکے زیادہ مشاق کیے جائیں۔
دفعہ ۶ - عمدہ طریقہ املا لکھانے کا یہ ہے کہ پہلے وہ عبارت جسکو بطور املا لکھانا منظور ہے خود
لڑکوں کو متوجہ کرکے صاف صاف پڑھ جائے بعد اسکے انکو اس طرح بٹھا دے کہ جس میں
بآسانی وہ لکھ سکیں اور ایک دوسرے کی تختی پر دیکھنے کا موقع انکو نہ ملے۔ بعد اسکے ایک ایک
فقرہ تین تین بار صاف صاف بتائے اور یہ تاکید رہے کہ لڑکے پہلے فقرے کو اپنے ذہن نشین
کرلیں تب لکھیں اور خوشخط مگر جلد اور صاف لکھیں اور ہرگز کسی لفظ کو نہ پوچھیں۔
پوچھنے میں یہ نقصان ہے کہ ایک لڑکے کے بولنے سے اوروں کا دھیان بٹتا ہے اور بہت
بہت سے اسی طرح پوچھنے اور بولنے لگتے ہیں تو نہ مدرس کی سمجھ میں آتا ہے کہ لڑکوں نے
کہاں تک لکھا اور نہ لڑکے سمجھتے ہیں کہ مدرس کیا کہہ رہا ہے ہر فقرے کے بتلانے میں
ایک پوری سانس کا وقفہ ہونا چاہیے اور لڑکوں کو اتنا جلد املا لکھنے کی عادت
ہونا چاہیے کہ تین بار کے بولنے میں وہ اس فقرے یا لفظ کو جو بولا جاتا ہے بآسانی

لکھ سکین نقطون کو مٹانا اور قریب قریب لکھنا بہت بدنما ہے جو لفظ مشکوک ہو جائے اُسے کاٹ دینا چاہیے۔

دفعہ ۵۲ - جب املا لکھانا تمام ہو جائے تو لڑکے تختی بدل لین اور مدرس اُن سب لفظون کے یا جو لفظ غلط ہوئے ہون اُسکے ہجے بول جائے اور لڑکون کو حکم دے کہ جو تختیان اُنکے پاس ہین اُنکو صحیح کرتے جائین یا مدرس خود سب کی تختیان لیکے صحیح کر دے اور غلطیون کے نیچے نشان بنائے جائین بعد اسکے سب غلطیان جوڑ کے ہر ایک تختی پر اُسکی غلطیون کی میزان لکھ دیجائے اور تختی ہر ایک لڑکے کی اُسکو دیدیجائے اُسکے بعد مدرس حکم دے کہ جن جن لڑکون کی تختیان بالکل صحیح ہون وہ کھڑے ہون جتنے لڑکے ایسے ہون اُنکی مناسب الفاظ سے تعریف کرے بعد اُسکے حکم دے کہ جنکے ہین ایک غلطی ہو وہ کھڑے ہون پھر جنکے ہین دو غلطیان ہون وہ کھڑے ہون اسی طرح سب لڑکون کو کھڑا کرے اور زیادہ صحت پر خوشی اور زیادہ غلطیون پر افسوس ظاہر کرتا جائے۔

دفعہ ۵۳ - املا مین صرف صحت کا خیال کافی نہین بلکہ خوشخطی اور جلد لکھنے کا عادی کرنا یہ دو باتین اور بڑی ضروری ہین اور یہ سب زیادہ اور باقاعدہ طور سے املا لکھانے سے حاصل ہو سکتی ہین۔

دفعہ ۵۴ - اگر وقت بچے تو جو الفاظ غلط لڑکون نے لکھے ہین اُنکو اپنی اپنی تختی پر دس یا پانچ بار لکھنے کا حکم دے اور بہتر ہے کہ دوسرے دن پھر وہی عبارت املا مین لکھائی جائے اور خیال کیا جائے کہ کل سے کسی قدر روانی بلا تکلفی صحت اور جلدی کے ساتھ لڑکون نے املا لکھا اگر اسمین کچھ فرق نہو تو معلوم کرنا چاہیے کہ لڑکے کام مین خوب متوجہ نہین ہوتے اور دل نہین لگاتے ہیں اُسکی اصلاح مین کوشش کرنا چاہیے۔

سلیٹ پر املا ہرگز لڑکے نہ لکھین کیونکہ سلیٹ قلم سے خوشخطی مین فرق آتا ہے چھوٹی دفعہ کے لڑکے تختی اور بڑی دفعہ کے تختے اور ممکن ہو تو کاغذ پر لکھا کرین۔

حسب حیثیت ہر دفعہ کے قلم خفی اور جلی رہے۔

حساب سکھانے کا طریقہ

دفعہ ۵۵- تحریر کے بعد مفید تر عام اور خاص کے لیے حساب ہے- اور چونکہ اسمین غور اور فکر کی ضرورت ہے اس سبب سے اسمین یہ بھی فائدہ ہو کہ ذہن کو جلا دیتا ہے اور تیزی سمجھ مین آتی ہے اور طبیعت بڑھتی ہے- لہذا اسکی تعلیم مین بھی محنت زیادہ اور توجہ مناسب ہے اور بسبب اسکے کہ یہ املا نویسی سے بھی زیادہ مشکل ہے اس سبب سے اسکے سکھانے مین اور اسکے مشق کے لیے زیادہ وقت دینا ضرور ہے پہلے لڑکون کو مستعد اور متوجہ کر کے اگر نیا قاعدہ بتایا جاتا ہو تو اسکا صاف بیان کرے اور خاص کر لڑکون کے ذہن مین یہ بات خوب نقش کر دے کہ اس قاعدے کے سکھانے سے کیا مطلب نکلتا ہے- کیا فائدہ اس سے ہوگا اور کس کس کام پہ آئیگا- بعد اسکے انکے سامنے سیاہ تختے پر خود اس قاعدے کا عمل کر جائے اور انکو اس عمل کی غرض اور ضرورت سمجھا تا جائے اور انکی یاد سے مدد لیتا جائے اور جہانتک وہ عمل کر سکتے ہون تو انہین سے عمل کرایا جائے بعد اسکے انکو سلیٹین لیکے مشق کرنے کا حکم کرے اور دو چار سوال اسی طرح کے اور اسی قدر مشکل انسے حل کرائے-

دفعہ ۵۶- سلیٹون کا لڑکون کے پاس حساب کے لیے موجود ہونا بہتر ہے سلیٹ نہو تو تختی اور چھوٹی مٹی کا یا کھریا کا قلم یعنی بتی ضرور ہو سیاہی سے حساب لگانے کی مشق کرنا نہایت ہی بیہودہ ہے-

دفعہ ۵۷- سوال خواہ سیاہ تختے پر لکھدیے جائین یا انکی سلیٹون یا کاپیون پر لکھا دیے جائین یا کتاب دیدیجائے کہ اسکے سوال وہ مشق کرین- مگر ہر صورت مین خیال رہے کہ لڑکے آپسمین مدد نہ لین اور تختیون پر نہ لکھین- جواب جلد حل کرین- عمل صاف لکھین اور مٹائین نہین- جو سوال دیے گئے ہین جو لڑکا انکو حل کرتا جاوے پہلے جواب لکھکے اور سوال سے ملاکے اپنے قیاس کو دخل دیکے سوچ لے کہ جواب قرین قیاس ہے یا نہین بعد اسکے وہ اپنی سلیٹ مدرس کے پاس رکھتا جائے اور جب سب تختیان آجائین مدرس انکو الٹ دے اور اول نمبر کی سلیٹ سے دیکھنا شروع کرے صحیح الگ اور غلط الگ کر کے بعد اسکے حساب کی صحت عمل کی صفائی جلدی کے واسطے مناسب طور سے داد ہر ایک کی دے-

دفعہ ۵۵ - دیہات مین عام طور سے جو حساب لگانے کا طریقہ مروّج ہی یعنی زبانی اور ڈیوڑھے سوائے سے اسمین لڑکون کو حسب استعداد دفعہ کے خوب پختہ اور مشاق کرنا چاہیے اسمین اول تو یہ فائدہ ہی کہ حساب زبانی اور جلد لگ سکتا ہی دوسرے یہ کہ ذہن خوب دوڑتا ہی اور جلد حساب کا سوال سمجھ مین آجاتا ہی اور حساب کے اور قواعد مشق ہو جانے پر بڑی مدد اُنسے ملتی ہی - علاوہ اسکے دیہات مین صرف اسی قدر حساب کی ضرورت پڑتی ہی جو اُن قواعد سے حل ہو سکتے ہین اور دیہاتیون کو جو مدرسہ مین پڑھتے بھی ہین آخر کو اپنے کاروبار مین انہین قواعد سے کام پڑتا ہی اور اُنکو وہ آسان ہی اُن طریقون سے جاننے مین جو مدرسون مین سکھائے گئے تھے اور جنکے لیے سلیٹ یا تختی پر لیجانے کی ضرورت ہی پس ایسی صورت مین گویا قاعدہ حساب عمدہ ہی لیکن عوام مین اُسکی بیقدری ہوتی ہی لہذا ضرور ہی کہ مدرسے کارآمد اور مفید باتون کے سکھانے مین قاصر نہ ہین اور لڑکون کو مدرسہ مین پڑھکر دوسری جگہ کارروائی سیکھنے کی ضرورت نہ باقی رہے -

دفعہ ۵۶ - سوال لڑکون سے اُس صورت سے کیے جائین اور اُن الفاظ اور طریقہ سے کیے جائین جو وہان عموماً عام دیہاتیون مین مروّج ہون - اور زیادہ انہین حساب کے ہون جنکی ضرورت اُس مقام مین رہا کرتی ہی - بنیون کو خرید فروخت اور سود - کاشتکارون کو غلہ کی ڈیوڑھی سوائی - زمیندارون کو سود بٹہ تقسیم حصص وغیرہ کی زیادہ ضرورت رہتی ہی اور جب وہ اپنے الفاظ مین لڑکون سے کوئی حساب پوچھتے ہین اور لڑکے مدرسہ کے گو کہ وہ حساب سہل ہی لیکن اُنکی زبان سے کچھ نہین سمجھ سکتے اور لگانے مین قاصر رہتے ہین تو مدرسے کی تعلیم کا عمدہ اثر نہین پیدا کرتے - اور یہ سب قصور اسکا ہی کہ مدرس اُنکو جو کتاب مین لکھا ہی اُسی طرح قاعدہ بتاتے چلے جاتے ہین مگر اُن قواعد کا استعمال نہین بتاتے - عام غلطی مدرسین مین یہ ہی کہ ایک ہی صورت سے اربعہ متناسبہ جیسا کہ اُنکی کتاب مین ہے سوال کرتے ہین اور لڑکے جب تک اُس طرح سے نہ سنین ہرگز نہین سمجھ سکتے کیا کرین اور جواب نہین نکال سکتے اگر مختلف طریق سے اور الفاظ مین اور سہج یا سیدھے روزمرہ سوال اُنسے کیے جائین تو اُنکو یہ دقت کبھی نہو اور دیہاتی مدرسہ کی تعلیم کو مستقل

اور بیکار ہونے کا الزام ہرگز نہ لگائیں۔

دفعہ ۶۰- جو سوالات کہ ضرب اور تقسیم کے ذریعے سے حل ہو سکتے ہیں اُنکو اربعہ متناسبہ کے طریقے سے لگانے میں طوالت ہے بہت خیال رہے کہ سہل طریقہ چھوڑ کر مشکل نہ اختیار کیا جائے۔ کسور عام و اعشاریہ کے سکھانے میں ایک ایسی عام غلطی مدرس کرتے ہیں کہ جس سے ایک بڑا نقص پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ نہایت طویل اور مشکل طریقے کسر صاف کرنے کے اور صحیح اعداد کو کسر میں لانے کے طلبہ اختیار کرتے ہیں اور پھر یہ نہیں مطلق جانتے کہ یہ ہم کیلیے کرتے ہیں اور اسکا مطلب اور فائدہ کیا ہے مثلاً وہ یہ نہیں جانتے کہ ۱۲ پونے یا پونے بارہ یا ۴۷/۴ اور ۱۱ ۳/۴ یہ ایک ہی چیزیں ہیں اور جس ضرورت میں بارہ پونے کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اُسی ضرورت میں ۱۲ صحیح کا ۳/۴ کو بھی استعمال کریں۔ برسوں یہ قاعدہ کسر کا سیکھ کے اُنکی اوقات خراب ہوتی ہے اور نتیجہ اسکا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اگر کسر سیکھنے کا منشا اور اسکا استعمال اُنکو معلوم ہو تو البتہ ضرورت کے وقت اسکا مطلب نکل سکتا ہے۔ پھر اسمیں طوالت اسقدر کرتے ہیں کہ جو میزان ایک منٹ میں لگ سکے اُسکے نسب نما بڑھانے کے سبب سے دس منٹ میں بھی نہیں لگا سکتے بہت ضرور ہے کہ عام اور ابتدا سے قواعد میں میزان وغیرہ کے صحیح عدد کسر کے ساتھ نہ ملائے جائیں بلکہ مختصر طریقہ جوڑنے کا اختیار کیا جائے۔

دفعہ ۶۱- ہر ایک قاعدے کے ساتھ اُسکے استعمال کی ضرورت پہلے لڑکے کے ذہن میں خوب نقش کر دیا جائے تاکہ اُس ضرورت پر وہ اُسکو استعمال کر سکے اور اُسکا ذہن دوڑ سکے۔ صرف قاعدہ لڑکے خوب جانتے ہیں لیکن جہاں کتابی سوالات کے خلاف یا کسی اور الفاظ میں اُنسے کوئی سوال کیا گیا وہ حیران ہوتے ہیں کہ کس قاعدہ کو اسمیں استعمال کریں۔

دفعہ ۶۲- ایک اور عام خرابی اور بڑا سخت نقص طلبہ میں یہ ہوتا ہے کہ اُنکو اپنی معلومات پر اطمینان نہیں ہوتا ہے۔ جواب نکال کے وہ ہمیشہ اس بات کا قصد کرتے ہیں اور منتظر رہتے ہیں کہ دوسرے کی تختی دیکھ کے اپنا اطمینان کر لیں۔ اسمیں بارہا ایسا ہوتا ہے کہ غلط تختی کو دیکھ کے جنکا جواب صحیح ہے وہ بھی دوبارہ عمل کرتے ہیں اور اکثر صحیح

جواب کو مٹا کے غلط جواب لکھ لاتے ہین اور یہ تو ضروری ہی کہ اس مقابلہ کے انتظار مین گھڑیون تختیان لڑکے لیے بیٹھے رہتے ہین اُس صورت مین علاوہ نقص طوالت کے طلبہ کو اپنی سمجھ پر بھروسہ نہین ہوتا اور دوسرے کی مدد کی محتاجی ہمیشہ اُنکو رہتی ہی۔ بہت خیال رہے کہ طلبہ ہر ایک قاعدہ کے اصول کو خوب سمجھین اور اپنی اپنی استعداد کے موافق جواب نکالین۔

دفعہ ۶۳۔ جو سوال اکثر لڑکون کا غلط ہو اُسکو سیاہ تختے پر پھر خود سمجھانا چاہیے۔ یا جنکا صحیح ہو اُن لڑکون کو اجازت اُسکے سمجھانے کی دے اور جس عمل کے سبب سے وہ سوال غلط ہو گیا ہو اُس نقص کی طرف خوب سب کو متوجہ کر دینا چاہیے اور اُسی قسم کے دو چار سوال اُسی وقت حل کرائے جائین۔

دفعہ ۶۴۔ گھر پر مشق کرنے کے واسطے کاپی پر مشکل سوال لکھا دینا نہایت عمدہ ہی تاکہ اپنی اپنی جگہ پر لڑکے اُسکے حل کرنے مین اپنی اپنی عقل کو صرف کرین۔

جغرافیہ

دفعہ ۶۵۔ اسکی تعلیم مین اکثر مدرس دو قسم کی غلطیان کرتے ہین اول تو بغیر اسکے کہ اسکے مفاد سے اُنکو اور اُنکے ورثا کو مطلع کرین اُسکو رٹانا شروع کرتے ہین۔

دوم کتاب زبانی یاد کراتے ہین پہلی غلطی سے تو یہ خرابی پیدا ہوتی ہی کہ مدرسہ زائد اور بیفائدہ چیز سکھانے کے لیے بدنام ہوتا ہی طلبہ یہ سُن سُن کے کہ اس علم کا کچھ حاصل نہین نہایت کم توجہی اسپر کرتے ہین وارث اُنکے کتاب خریدنے مین کمک کرتے ہین اور دوسری غلطی کے سبب سے لڑکون کو کچھ اس زبانی کتاب یاد کرنے کا فائدہ حاصل نہین ہوتا بلکہ بہت جلد وہ کتاب کی عبارت بھول جاتے ہین اور جواب دینے مین سوال کے اصل مطلب کی طرف توجہ نہین کرتے فقط کتاب کی عبارت یاد آجانے کی طرف خیال دوڑاتے ہین۔ واقع مین جغرافیہ اور تاریخ یہی دو چیزین ایسی ہین کہ اگر باقاعدہ طور سے پڑھائی جائین تو مدرسہ کی قدر اور طلبہ کا شوق بڑھانے کا کوئی ذریعہ اس سے بہتر نہین ہی لہذا ضرور ہی کہ ممبران کمیٹی اور طلبہ کے ورثا سے جب موقع ملے اور طلبہ سے اکثر علم جغرافیہ کے فوائد بیان کیے جائین مثلاً اُنسے کہے کہ بڑے بڑے سیّاح اور سفر کردہ

لوگون کی قدر ہوتی ہی اور ہر شخص اُنکی عزت کرتا ہی یہ عزت صرف اسوجہ سے ہی کہ وہ دنیا کے حالات سے واقف ہوتے ہین اور لوگ اُنسے اُنکے سفر کا حال سننے کے مشتاق ہوتے ہین ۔ وہ ہر ایک ملک کی کیفیت وہان کے لوگون کی حالت صورت شکل اُنکی زندگی وضع اُنکی خوردنی و پوشیدنی اور جو ان چیزین عمدہ ہین اُنکی حقیقت یہ سب بیان کرتے ہین اگر لڑکے یہ سب باتین گھر بیٹھے بیان جانین تو کیا عمدہ بات ہی پس اس علم کا پڑھنا کیا اُنکی سمجھ اور معلومات کو بڑھانا ہوگا ۔ یا مثلا جو جغرافیہ نہین پڑھے اُنسے پوچھئے کہ بھلا چین کا نام تمنے سنا ہی یقین ہی کہ وہ کہینگے کہ ہان چین ۔ اُس سے پوچھئے کہ بھلا وہ کس طرف ہی اُسمین شہر کون کون سے ہین کچھ جانتے ہو کہ چین کے عقلمند لوگ کون کون چیز عمدہ بناتے ہین یا یہ کہا جائے کہ بھلا یہان سے اگر جگناتھ جی جائین تو کدہر سے جائین کون کون شہر اور دریا وغیرہ راہ مین پڑینگے سواریان کس کس قسم کی ملینگی جو جغرافیہ نہین جانتے وہ بیشک ان سب باتون کے جواب سے قاصر رہینگے پھر جو جغرافیہ جانتے ہین اُنسے یہ سب سوالات کیجئے پاین اُنکے جواب دینے سے اور نقشے مین مقامات دکھانے سے ضرور اُن طلبہ کو خوشی اور زیادہ دیگر لوگون کو شوق اُسکے جاننے کا ہوگا ۔

دفعہ ۶۹ ۔ جغرافیہ یاد کرانے کا یہ طریقہ بہتر ہی کہ بذریعہ سوالات کے تعلیم اُسکی ہو اور نقشہ زیادہ استعمال کیا جائے کتاب صرف اسلیے طلبہ کے پاس رہے کہ اگر کبھی کوئی بات بھول جائین تو اُسمے دیکھ لین یہ بہت بڑی غلطی ہی کہ بغیر نقشے مین دکھائے اور بغیر سمجھائے طلبہ کتاب سے وہ الفاظ بڑی محنت کرکے یاد کرتے ہین جنکے نہ کچھ معنی ہین نہ مطلب اسطرح کی تعلیم مین لڑکون کا وقت بالکل خراب جاتا ہی کچھ اُنکو شوق نہین ہوتا اور لوگون مین مدرسے کی تعلیم کی حقارت ہوتی ہی وہ طنز اً کہتے ہین کہ جمنا ۔ گھاگھرا ۔ سون ۔ کوسی ۔ یہ سب گنگا کے معاون ہین اسکے کیا معنی اور اسکے یاد کرنے سے کیا فائدہ ہی پڑھنے کی کتابون مین جہان کہین پہاڑ دریا ملک وغیرہ کے نام آئین وہ نقشے مین دکھائے جائین ۔

تاریخ

دفعہ ۷۰ ۔ تاریخ کی تعلیم مین بھی اوپر لکھی ہوئی غلطیان ہوتی ہین اور اصلاح

اسی طرح ہو سکتی ہے ضرور یہ ہے کہ اسکی تعلیم بطور قصہ کہنے اور سننے کے ہو- خلاصہ یعنی نام بادشاہ خاندان - سنہ جلوس وفات خلاصہ حال اُسکے وقت کی لڑائی وغیرہ کا طلبہ کی کاپی پر لکھا دینا چاہیے اُسکو لڑکے خوب ازبر کرین اور مفصل بیان اُسکا بطور کہانی کے اُنکے ذہن مین محفوظ کرنا چاہیے دو بادشاہون کے تاریخی حالات اور اُنکے عہد مین جو تغیر اور تبدل ہوا ہو اُسکا مقابلہ کرکے فرق پوچھنا اور بتانا چاہیے-

قواعد زبان

دفعہ ۶۸- اگرچہ مسائل کتاب مین یاد کرنا ضرور ہے لیکن بہتر طریقہ تعلیم کا یہ ہے کہ کتاب درس کے ساتھ ساتھ اسکی تعلیم ہو ہر روز قواعد اور سبق کی کتابین ساتھ ساتھ پڑھائی جائین- جہان معنی الفاظ کے بتائے جاتے ہین اُسکے ساتھ ہی الفاظ کے گردان- طریقہ تبدیل- صرفی اور نحوی ترکیبین علے قدر استعداد پوچھنی چاہییں-

مسودہ نویسی اور شکست پڑھنا

دفعہ ۶۹- قدیم طریقہ تعلیم یعنی مکتب کی تعلیم کا نتیجہ اور حاصل مسودہ نویسی تھا اور اب تک جہان مکتب ہین اور شوق اُسکا لوگون کو ہے تو اُسکا خاص اور اخیر نتیجہ یہ ہے کہ طلبہ مسودہ لکھ سکین آگے فارسی کی قید تھی اور اب عام دیہات مین اردو پر اکتفا ہوتی ہے صرف اسی کو خاص اور عام تعلیم جانتے ہین اور یہی ایک چیز ہے جسکے لیے بارہ بارہ برس معلم کو تنخواہ دیجاتی ہے اور بڑی ٹیڑھی راہ سے یہ خاص مسودہ سکھایا جاتا ہے- یعنی بیسون کتابین اردو اور فارسی کی ازاول تا آخر ختم کرائی جاتی ہین اور یہ نہین ہوتا کہ ابتدا ہی سے اس خاص فن کو سکھانا شروع کرین مکتبون مین تو بارہ برس تک پڑھتے پڑھتے کچھ لکھنا آہی جاتا ہے اور نہین تو طاقت ہوجاتی ہے کہ جب کام پڑتا ہے تو تھوڑی محنت سے وہ شخص مسودہ نویسی مین چل نکلتا ہے مگر مدرسہ مین اُن لوگون کے لڑکے شاذ ہی پڑھتے ہین کہ جو بارہ برس تک اپنے شوق سے پڑھائین یہان وہ لڑکے آتے ہین جو بمشکل تین برس ٹھہر سکتے ہین لیکن بعض مکتب کے اصول پر کتابی استعداد سے از خود اُنکو طاقت مسودہ نویسی کی حاصل ہوجانیکا گمان رکھتے ہین مسودہ لکھانے کی طرف مطلق توجہ نہین کرتے حالانکہ کتاب سے اور

اس سے بہت کچھ تعلق ہے اور کچھ بھی نہیں ہے مسودہ نویسی روزمرہ کی کارآمد کے لیے ایسی
چیز ہے کہ اگر مسودہ وسوا الفاظ اسکے مناسب یاد ہو جائین تو انھین کی الٹ پھیر سے سارا
مطلب دنیا بھر کے کامون کا نکل سکتا ہے۔ خط درست ہونا چاہیے اور ان الفاظ کی شکست کا
موقع ذہن مین آجائے۔ یہ دونون باتین اگر بیس برس بھی کتاب کوئی شخص پڑھے جائے
اور لکھنے کی مشق نکرے تو کسی طرح نہین آسکتین اور یہی وجہ ہے کہ مدرسے کے لڑکے
مدرسہ چھوڑ دینے پر بالکل کورے ہوتے ہین اور ذرا بھی اپنے ورثا کو اپنی محنت اور
تعلیم کا نتیجہ نہین دکھا سکتے جس سے انکو بددلی اور مدرسے کی بیقدری ہوتی ہے۔ اگر طلبہ کا رسید
دس روپیہ کی یا ایک خط اپنے عزیز کو یا عرض ارسال تحصیلدار صاحب کے نام لکھ دے تو
اسکا وارث اس بات کو تمام ثمرہ اسکی محنت کا خیال کرکے بہت ہی خوش ہو لیکن
افسوس ہے کہ نہ یہ چیزین مدرسہ مین اسکو سکھائی جاتی ہین اور نہ مدرسہ چھوڑنے کے
دیہات مین اسکو دوسری جگہ موقع انکے حاصل کرنے کا ملتا ہے واقع مین اگر دیہات مین تعلیم
کچھ کارآمد غریب کسانون کے لیے ہے تو مسودہ نویسی شکست پڑھنا اور بعدہ اسکے
حساب بھی ہے اگر یہ لڑکون کو اچھی طرح نہ سکھایا گیا تو انکا تمام وقت رائگان
گیا۔ اور بڑی قوی اور صحیح وجہ دیہاتیون کے لیے مدرسے کی بیقدری کی
پیدا کی۔

دفعہ ۵۔ دفعہ چہارم مین داخل ہوتے ہی طلبہ کو چھوٹے چھوٹے رقعے اور خط
ہر ایک مدارج کے لکھنے کا عادی کرنا چاہیے۔ رسید۔ عرض ارسال کی مشق کرائی جائے
یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ اسکو استعداد تو ہے نہین لکھے کیونکر۔ لکھنا ضروری ہے اسمین ہاتھ کی
مشق کا کام ہے پڑھنے مین ذہن کا کام ہے یہ دونون چیزین علحدہ ہین۔

دیہات مین لڑکون کو بکارآمد بنانے کا قصد اور خیال رکھنا چاہیے۔ انکا بہت سی کتابین
پڑھ جانا یا عالم ہو جانا انکے لیے کچھ مفید نہوگا۔ لکھنے مین خط پختہ ہو چند قسم کی تحریر کا
چربہ انکے ذہن مین ہو اور اسکی ضرورت کے الفاظ تو کلمہ یاد ہون یہ سب باتین لکھنے کی
مشق سے حاصل ہو سکتی ہین نہ کہ کتاب کے پڑھنے سے یہ سچ ہے کہ جسقدر علمی لیاقت ہوگی

اسی قدر لکھنا عمدہ ہوگا - مگر عمدہ کے انتظار مین ضروری مطلب ہاتھ سے کیون دیا جاوے -
اور عمدہ تعلیم کا موقع آنکو کہان ہے فقط حقائق الموجودات اور مجموعۂ سخن سے تکمیل زبان دانی کی
ہو نہین سکتی پھر کیون ضروری چیز مسودہ نویسی کی طرف کم توجہی ہو -
دفعہ ۴۱ - دفعہ سوم مین کاغذات کارروائی اور شکست پڑھنا سکھایا جاوے - علی الخصوص
تمسک - رہن نامہ - فارغخطی - محاکمہ - خط عرض ارسال - پٹہ قبولیت مال - اور حاضر ضامنی مختارنامہ
عرضی پروانہ یہ چیزین زیادہ مشق کرائی جاوین -
دفعہ ۴۲ - مسودہ نویسی کاغذ اور کاپی پر بہتر ہے - بعد اسکے تختی پر مگر سلیٹ پر بالکل نامناسب
شکست خط کے پڑھنے کے واسطے مکتوب احمدی اور کاغذات کارروائی موجود ہین - علاوہ
انکے اگر کہین سے دستی تحریرین سمن اور تمسک اشتہار وغیرہ دستیاب ہوجاوین تو اسکے
پڑھنے کا لڑکون کو عادی کرانا چاہیے -

ہر ایک دفعہ کی تعلیم کا طریقہ

دفعہ ۴۳ - دفعہ اول سے یقینی ہے کہ یہ حصہ مدرسہ کی استحکام اگر رہیگا تو سارا
مدرسے کی کبھی بگڑنے نپاویگی - خوب تجربہ کر لیا گیا ہے کہ جہان کے مدرس اس درجہ کی
درستی کی فکر رکھتے ہین وہان کبھی شکایت ابتری مدرسہ یا دفعہ بندی کی نہین ہوتی چودہ
برس سے او دھ مین وہ مدرسے کہ جہان اسکی درستی ہے اچھی حالت پر برابر چلے
جاتے ہین -
دفعہ ۴۴ - بہتر طریقہ اس دفعہ کی تعلیم کا یہ ہے کہ ابتدا مین لڑکے کو کتاب بذریعہ سیاہ تختہ پر
حرف لکھکے یاد کرائے اور وہی حرف تختی پر اسسے لکھائے اور اصلاح دیوے یہ نہو جیسا کہ
عام دستور دیکھا گیا ہے کہ لڑکے حرف آپ لیتے ہیں جس طرح انکی سمجھ مین آتا ہے لکھا
کرتے ہین - بہت ہوا مدرس کو تختی دکھائی گئی - کوئی انکو قلم کی گردش اور حرف کی
صحیح شکل نہین بتاتا - اس سے بدخطی کی بنا پڑتی ہے - جب حرف سب یاد ہوجاوین تو
مرکب تختیان اسی طرح تمام و کمال یا مفرد لکھایا جاوے اور گنتی سو تک لکھائی جاوے -
صفائی اور حرف الگ اور صاف لکھنے کی تاکید اسی دفعہ سے ہو - یہ لڑکے ہر وقت کام مین

مشغول رکھے جائین ورنہ سب سے جلد یہ بددل ہوتے ہین اور سب سے زیادہ غل اور ہنگامہ یہ کرتے ہین - اگر کام مین لگے رہینگے تو درست رہینگے - جب مرکبات تمام ہون تو کتاب دیجائے اور جسقدر کتاب مین پڑھین اسی قدر روز تختی پر دس پانچ بار لکھین - اگر پڑھین ایک گھنٹہ تو حرف اور حساب لکھین چار گھنٹے -

سیاہ تختے پر مختلف حرف اور مرکبات لکھ لکھ کے انسے پہچنوائے جائین - اسی طرح گنتی لکھے اور لکھائی جائے - زیر اور زبر کا امتیاز اور فرق بتایا جائے - حروف متشابہ کا فرق بتایا جائے - مختلف آوازین اور انکے لیے جو حروف مقرر ہین انکی صورت اچھی طرح انکے ذہن مین نقش کیجائے - ہجے لفظون کے پوچھے جائین تختہ پر لکھ کے الفاظ پوچھے جائین جسقدر سمجھانے کی ضرورت ہو مدرس اول خود تا امکان انکو سمجھائے بعد اسکے وہ خود بہتر ہے کہ زیر نگرانی مدرس اول ورنہ نائب یا ناظر یا خلیفہ کے مشق کرین - پچھلے پڑھے ہوئے ہین روز یا دوسرے دن امتحان انکا ہوا کرے -

دفعہ ششم

دفعہ ۷۵ - دفعہ ششم کی تعلیم قریب قریب دفعہ ہفتم کے ہونا چاہیے پہلے کتاب کے زبانی بطور املا کے انسے لکھائے جائین پہاڑے زبانی یاد کرائے جائین سوایا ڈیوڑھا پونا سکھایا جائے -

دفعہ پنجم

دفعہ ۷۶ - املا کتاب سے صحت اور صفائی کے ساتھ لکھایا جائے دفعہ مین ایک سبق ہو لڑکے بہت یاد کرکے سبق سنائین تفسیر دیئے جائین ہر ایک لفظ کے معنی پوچھے جائین سبق انسے خود لکھوایا جائے تلفظ اور لہجہ کا خیال رہے -

دفعہ چہارم

دفعہ ۷۷ - حساب اور لکھنے کی مشق زیادہ کرائی جائے - مسودہ نویسی کی عادت شروع کرائی جائے - حقایق الموجودات کے بعض مطالب جو حیرت انگیز ہین مثلاً آفتاب کی شعاع کے رنگ وغیرہ انکا یقین لڑکون کو دلایا جائے تاکہ وہ محض مہمل اور لغو اسکو نہ خیال کرین - کبھی کبھی بے پڑھی کتاب یا سبق انکو دیا جائے کہ اسکو اپنی قوت سے نکالین -

دفعۂ سوم

دفعہ ۳ ـ مختلف مضامین پر مسودہ لکھایا جائے گا۔ کتب درسی کے علاوہ خارجی بیان اور
کتابون سے اور سوالات ہر ایک کتاب کے خصوصاً حساب کے انکی کاپی بک پر لکھا دیے جائین۔
مضامین مختلف کتابون سے انکو سنائے جائین اور انسے پڑھوائے جائین باری باری درجے
انسے تعلیم دلائے جائین لیکن مدرس خود اس بات کو جانچتے رہین کہ کسقدر وہ اپنی استعداد کو
صرف کر سکتے ہین اگر کمزوری انمین پائین تو انکو طریقہ بیان کرنے کا بتائین۔ جہان وہ غلطی
کرین انکی اصلاح کرتے جائین حتی الوسع نیچے کے درجونکے حساب کی تختیان اگر دفعہ سوم کے
لڑکے کسی ضروری کام مین نہ پھنسے ہون تو انکو دکھائی جائین تاکہ وہ جواب نکالین اس سے
انکو شوق ہوگا اور جرأت بڑھیگی۔

دفعہ ۴ ـ چونکہ سالگذشتہ کے نتیجۂ امتحان سالانہ حلقہ وار سے تجربہ ہوا ہے کہ اواہی قبل تعطیل یوم کلان مین
اکثر بیماری پھیلا کرتی ہے لہذا سالانہ امتحان حلقہ وار بعد تعطیل یوم کلان آئندہ شروع ہوا کریگا اور اس
دیہی مین بعد امتحان حلقہ دار صاحب ڈپٹی انسپکٹر ضلع خود ترقی طلبہ دفعہ وار دیا کرینگے دفعہ ششم کے
طلبہ کا امتحان مدرسین دیہی قبل تعطیل یوم کلان خود بہوشیاری تمام لیکر یکم جنوری سے طلبہ کو
جو درحقیقت لایق ترقی دفعہ قرار پاوین ترقی دیا کرین۔

دفعہ ۵ ـ دفعہ چہارم کا امتحان بھی ہر سال دفعات پنجم و سوم کے ساتھ لیا جاویگا اور دفعہ پنجم کا
امتحان پورا پرایمری دفعہ چہارم کا مدل پرایمری اور دفعہ سوم کا اپر پرایمری نامزد ہوگا دفعہ سوم کے
پاس شدہ طلبہ کو سند یعنی سارٹیفکٹ عطا ہوگا۔ مرکز یعنی حلقہ امتحان حتی الامکان ایسے تجویز کیے جاوینگے
کہ دو یا تین قریب ترین مدارس کے طلبہ کو جو جمع کیے جاوینگے اسی دن امتحان سے فرصت ہو جاوے
اور طلبہ باسانی شام تک اپنے اپنے مکان کو واپس جا سکین۔

(الف) ۵ ـ بعد اس امتحان کے دفعہ پنجم کے طلبہ کی ترقی دفعہ چہارم مین اور دفعہ چہارم کے طلبہ کی ترقی دفعہ
سوم مین ہوگی۔ اس امتحان مین دفعہ پنجم و چہارم کا اگر کوئی لڑکا۔ املا یا پڑھنے مین یا دونون مین فیل
ہو جاوے اور صاحب ڈپٹی انسپکٹر ضلع اسکو لایق تصور کرینگے تو اسکی ترقی دفعہ چہارم و سوم مین دیجاویگی
مگر جو طالب العلم حساب مین بالکل فیل ہو اسکی ترقی کسی نوع پر نہوگی کیونکہ حساب کی خامی اوپر کے درجے

بہت نقصان پیدا کرتی ہے۔

(ب) - دفعہ سوم مین جب لڑکے کو سند ملجائے اسکا نام مدرسہ سے خارج کر دینا چاہیے- لیکن وہ اگر دوسری زبان مین امتحان دیکر سند حاصل کرنا چاہے (یعنی اردو طالب علم ناگری مین اور ناگری طالب علم اردو مین) تو اسکا نام اور ایک سال رجسٹر مین رکھا جائے۔

(ج) - جو طالب العلم دفعہ سوم کا فیل ہوجاوے تو اسکو اور ایک سال کی مہلت دیجائے جسمین وہ سند حاصل کر سکے علی ہذا القیاس جو دوسری زبان کے امتحان مین اول سال پاس نہو تو اسکو بھی بموجب ضابطہ کے ایک سال کی مہلت اور دیجاوے- خلاف اس صورت کے کسی طالب علم کا دفعہ مذکور مین رکھنا مدرس کی سفارش ڈپٹی انسپکٹر کی اجازت اور طالب علم مذکور کی حاضری اور شوق کے ثبوت پر منحصر ہو۔

(د) امتحان تحریری وظیفہ دیہی طلبہ کا کسی تاریخ کو ہفتہ قبل تعطیل یوم کلان مین ہوگا اسکے دوسرے روز اور شاید تیسرے روز بھی امتحان زبانی ہوگا جو کہ اسوقت تک امتحان حلقہ وار شروع بھی نہوا ہوگا لہذا بہترین استعداد کے طلبہ دفعات سوم مدارس دیہی کے منتخب ہو کر شریک امتحان وظیفہ کیے جاوینگے بعد ختم امتحان جتنے وظیفہ خالی ہونگے اسی قدر طلبہ امتحان دادہ مین سے جنکے نمبر سب سے زیادہ ہونگے وظیفہ پاوینگے اور جو طلبہ وظیفہ پاوینگے انکو سارٹیفکٹ اپر پرایمری بھی بدون کسی اور امتحان کے عطا ہوگا لیکن جو طلبہ وظیفہ نپاوینگے وہ اپنے مدارس کو واپس جا کر امتحان حلقہ وار مین واسطے حصول سارٹیفکٹ کے پھر شریک کیے جاوینگے

رجسٹر حاضری طلبہ و حساب فیس مدرسہ ________ موضع ________ تحصیل ________ ضلع ________ بابت ماہ ________ سنہ ۱۹__

نام طالب علم	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	ایام فی طالب علم: حاضری	غیر حاضری	رخصت	[illegible]	فیس: [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

حاضری
غیر حاضری
بیمار
رخصت

افزودن تعداد داخل شدہ	افزودن تعداد طلبہ خارج شدہ	افزودن تعداد طلبہ مندرجہ رجسٹر	افزودن تعداد اوسط حاضری روزانہ	افزودن تعداد ایام درس	افزودن فیس موصولہ از یکم اپریل تا آخر ماہ

[illegible]	[illegible]	
	[illegible]	
	[illegible]	
	[illegible]	
	[illegible]	
	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	
	[illegible]	
	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	
	[illegible]	
	[illegible]	
	[illegible]	
	[illegible]	

نمونہ نقشہ فروخت کتب مدرسہ تحصیل ضلع

تاریخ درخواست کتب مطلوبہ	نام کتاب	کتب				تاریخ رسید کتب مدرسہ میں	
		تعداد کتب مطلوبہ	تعداد موجودہ	قیمت کتب فی جلد	کل قیمت		

دستخط مدرس — العبد

کتب مندرجہ خانہ ۸ بتاریخ ۰۰ سنہ ۱۸ء مرسلہ ڈپٹی انسپکٹر صاحب مدارس ضلع وصول پائیں

دستخط مدرس

واضح رہے کہ جب مدرس کتب منگانا چاہے تو ... [illegible] ... درخواست کی خانہ پری کر کے بھیجا کرے کتابیں یہاں سے ہمراہ اس نقشہ کے بھیجی جایا کریں

نقشہ ٤

नक़्शा: नम्बर २ पाठ

No.	Hindi	Urdu	خاص	برانچ	برانچ	٠	میزان
१	नाम मदर्सा	نام مدرسہ					
२	संख्या विद्यार्थियों की मुद्दते माह गत	تعداد طلبہ بقایا ماہ گذشتہ					
१०	संख्या विद्यार्थी जो फ़ीस देते हों	تعداد طلبہ فیس دہندہ					
११	तथा बिला फ़ीस	ایضاً بلا فیس					
१२	संख्या फ़ीस वाजिबी माह वर्तमान मय बाक़ी	تعداد فیس واجبی ماہ حال مع بقایا قابل وصول					
१३	वसूल	وصول					
१४	बाक़ी	باقی					
१५	जो फ़ीस वसूल हुई इस महीने में मदर्से ने खर्च हुई	رقم فیس کسقدر اس مہینے میں مدرسہ میں خرچ ہوا					
१६	कैफ़ियत	کیفیت					

تفصیل خرچ خانہ نمبر ١٥

तफ़सील खर्च ख़ाना: नम्बर १

واضح ہو کہ ہر ... نقشہ ... کے ہمراہ ... کیا جاوے ... بھرتی ہو ... اگر خرچ ... خانہ میں ...

نقشہ خارج طلبہ مدرسہ   تحصیل   ضلع   بابت ماہ   سنہ ۱۸ ع

नक़्शा खारिज विद्यार्थी पाठशाला   तहसील   ज़िला   माह   सन् १८८   ई०

کیفیت कैफ़ियत	وجہ اخراج वजः इख़राज	ایام تعلیم दिवसीय तालीम	نام طلبہ خارج شدہ नाम तुलबा ख़ारिज हुये	نمبر شمار नम्बर दफ़ा

ہدایت

واضح رہے کہ جس روز مہینہ ختم ہو اسی دن نقشہ ہذا کی خانہ پری کر کے اور ایک نقل اس کی
اپنے یہاں رکھ کے اسی روز خواہ یکم تاریخ ماہ آئندہ کو جس طرح ممکن ہو اپنے قریب کے ڈاکخانہ میں
پہونچا دیا کریں اور نقشہ ماہ مارچ - جون - ستمبر - دسمبر کی ہمیشہ ۲۵ تاریخ کو خانہ پری کی جایا کرے
اگر ان چاروں نقشوں کے بھیجنے میں دیر ہوگی تو وہ مستوجب جرمانہ ہوگا -

हिदायत

प्रसिद्ध रहे कि जिस दिन महीना व्यतीत हो उसी दिन से नक़्शः उक्त की खानः पूरी करके और एक नक़ल उसकी अपने यहां रख के उसी दिन वा प्रथम तारीख़ माह भविष्यति को जिस तरह मुमकिन हो अपने निकट के डाक खाने में पहुंचा दिया करें और नक़्शः माह मार्च - जून - सितम्बर - दिसम्बर - के २५ तारीख़ को खानः पुरी की जाया करे और इन चारों नक़्शों को भेजने में देर होगी तो वह अवश्य दंड के योग्य होगा॥

نقشۂ اخراج طلبا جو مدرسہ کے درجۂ اول و دوم سے پڑھ کے ابتدائے مدرسہ سے خارج ہوئے

کیفیت اس امر کی کہ بعد مدرسہ چھوڑنے کے کیا کام کرتا ہے اور وجہ مدرسہ چھوڑنے کی	[illegible]	[illegible]	عمر	نام طالب علم	تاریخ داخلہ	نمبر [illegible]	کیفیت اس امر کی کہ بعد مدرسہ چھوڑنے کے کیا کام کرتا ہے اور وجہ مدرسہ چھوڑنے کی	[illegible]	[illegible]	عمر	نام طالب علم	تاریخ داخلہ	نمبر [illegible]

مدرسین کو چاہیے کہ ابتدائے مدرسہ سے جو لڑکون نے مدرسہ دفعۂ اول اور دوم سے چھوڑا ہو اُنکے نام نقشہ ہذا مین بھرکے اور اس کاغذ کو کسی تختہ پر چپکا کے مدرسہ مین آویزان کر دین اور نمبر شمار ہر سال بدل جایا کریگا اور سال کا حساب اپریل سے مارچ تک ہوگا۔

فہرست اشیاے سرکاری مدرسہ   تحصیل   ضلع   از ابتداے تقرری مدرسہ

نمبر شمار	نام چیز	تعداد	[illegible]	[illegible]	کیفیت	نمبر شمار	نام چیز	تعداد	[illegible]	[illegible]	کیفیت

ہدایت

مدرسین کو چاہیے کہ فہرست ہذا بہ صفائی اور بحفاظت تمام اپنے مدرسوں میں رکھیں اور وقتاً فوقتاً جو اسباب سررشتہ سے پہونچا کرے اسی وقت درج فہرست کر لیا جائے اور جس چیز میں نقصان آوے اسکو خانہ کیفیت میں لکھدیا کریں اور ہمیشہ بروقت معائنہ [illegible] فہرست ہذا دکھلا دیا کریں اور جسوقت کوئی مدرس دوسرے شخص کو چارج دے تو رپورٹ میں تصدیق کرے کہ اسباب مندرجہ فہرست [illegible] پایا

نقشہ تقسیم اوقات

دفعہ	وقت	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	ہفتہ	کیفیت
دفعہ اول	۱ وقت							
	۲ //							
	۳ //							
	۴ //							
	۵ //							
	۶ //							
دفعہ دوم	۱ وقت							
	۲ //							
	۳ //							
	۴ //							
	۵ //							
	۶ //							
دفعہ سوم	۱ وقت							
	۲ //							
	۳ //							
	۴ //							
	۵ //							
	۶ //							
دفعہ چہارم	۱ وقت							
	۲ //							
	۳ //							
	۴ //							
	۵ //							
	۶ //							
دفعہ پنجم	۱ وقت							
	۲ //							
	۳ //							
	۴ //							
	۵ //							
	۶ //							